

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_224593**

UNIVERSAL  
LIBRARY





# کتاب حالات پیکر

جسکو

مہذب پیدائش کے بعد ایک سو تیس برس تک

موجود رہتا ہے

موجود حال میں جس کو پیکر و صلیح میں پوری

تالیف کیا

مہذب کو چنانچہ حالات و احوال و نصیب کو زور دیا اور حالات و

حوالہ طور پر لکھا ہے کہ اگر ایک سو تیس برس تک پیکر و صلیح

موجود رہتا ہے

مہذب کو چنانچہ حالات و احوال و نصیب کو زور دیا اور حالات و

حوالہ طور پر لکھا ہے کہ اگر ایک سو تیس برس تک پیکر و صلیح

۱۸۶۱ء

موجود

موجود

موجود

موجود





## حالات دیہی

بعد حمد اور صلوٰۃ کے یہ کتاب حالات دیہی مسلمانین بموجب فرمائش جناب  
 ستر جابرین کیس صاحب در کلاٹر ضلع میں بوری کے محکمہ مال الدین حسن  
 ذمہ داری کلاٹر نے لکھی تھی سبب اس کے لکھنے کا یہ ہوا کہ کتنا مدوح باجی باہم  
 ورق لکھے ہوئے منشی اور مورثا و تحصیلدار غازی پور ضلع فتح پور کے تھے اور میں چند  
 طریق دیہات کی تحصیل کے لکھے تھے صاحب مدوح نے مجھے عنایت کئے اور ارشاد فرمایا  
 کہ اسکی تکمیل کر دو میں نے جو دیکھا تو اس میں چند صورتیں آپس کے چلن کی سندج  
 تھیں تفصیل قسم دیہات یعنی زمینداری و پیداری مکمل اور نامکمل درود جار اور طرح  
 کے چلن جو مجھے معلوم تھے اور میں لکھا پیش کیا تب ارشاد کیا کہ اگر اور کچھ حالات  
 دیہی مفصل اور میں زیادہ ہو کر ایک کتاب ہو جاوے تو بہتر ہے تب میں نے سر  
 سے یہ کتاب تا ختم لکھی اور دو فصل طریق استخراج حیرت سالانہ اور حاصل پاشی  
 سالانہ جو پہلے وقت ترمیم بند و بست برگہ مصطفیٰ آباد کے لکھی تھیں وہ یہی اس میں  
 شامل کیں اور تہوار اس حساب جیسے اور پاشی سند و ستانی اور انگریزی کا بھی  
 مندرج کیا اس واسطے کہ اس سے پہلے جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان میں پاشی

۱۔ کا حال مفصل نہیں ہی صاحب مدوح نے اس کتاب کو پہلے نظر سرسری تھوڑا سا  
 دیکھ کر مستر میور صاحب بہادر سکرتری صدر بورڈ مال ضلع مغربی و شمالی  
 پاس بھیجا جب وہاں سے واپس آئی پھر فصل دوم کو اچھی طرح سے دیکھا اور  
 اسکے مدارج کی دفعہ دار اپنی رائے کے مطابق ترتیب دی اور کہیں کہیں  
 اور فصلوں میں بھی ہدایت کچھ تفصیل کی کی اس واسطے کہ کتاب ہر تالیف  
 ایسی چاہیے کہ عام فہم ہونہ یہ کہ خوب واقف کار لوگ فائدہ اوتھاریں  
 اور نادان واقف محروم رہیں چنانچہ اسکے مطابق پھر از سر نو جابجا درست تحریر  
 ہوئی میری عقل ناقص میں اس کتاب سے تین طرح کا فائدہ مقصود ہی  
 پہلا تو بڑا فائدہ اون لوگوں کے واسطے ہی جو امیدواری کرتے ہوں حصول  
 سندلیقت عہد نامی سرکاری کے لیے از رو امتحان کے یعنی اس کتاب کے پیر  
 سے ان کو اصطلاحات مروجہ مواضع اور امور مال اور طریقہ و حلین دیہات  
 کے جب اچھی طرح سے معلوم ہو جائیگے تو بن کام کرنے سے سر رشته مال کے توالی  
 و مضامین قوانین اور سر کیوں کر اسے سر رشته مال خوب سمجھیں اور نیگے ورنہ  
 بلا تجربہ کام کے قواعد مندرجہ قوانین مال خوب نہیں سمجھ سکتے ہیں اور وقت حصول عہدہ  
 حکومت عدالت اور مال انفصال قضایا باہم مل دیہات کے سبب یافت ہواونکے طریقہ  
 باسم کیے خوب کار فرمائی کر سکیں گے کیونکہ انفصال قضایا تو اسم کی نام کہ مل حالت میں جو کوئی  
 خلافت بنے حقوق شدائد و چلتی ہریم کے چلتا ہوا و کو دفع کرے اور جو شخص قدیم  
 راد و رسم کا کلیہ جانتا ہوگا البتہ وہ اصل طریق اور رواج کو تحقیق سے کال سکتا ہے اور  
 جو نہیں جانتا ہوگا اسکے فیصلہ کے وقت کوئی نہی تا اس کی طبیعت کی ذیل فیصلہ ہوگا

اور یہ بہت بڑے نقصان کی بات ہے +

دوسرا فائدہ اہل کاران مال کے واسطے ہے کیونکہ اہلکاران سرشتہ مال یہاں کے حال اور طریق القابات سے اچھی طرح واقف ہو کر انصرام اپنے عہدہ کا کر سکیں گے اور ہر وقت صفائی جلدی در راہ و رسم اہل دیہات میں کوشش کریں گے تو اپنی تحقیقات و کارپردازی کے وقت طبیعت کی خواہش کو دخل نہ دیں گے اور اس بات سے ان کے دھڑبڑے مطلب حاصل ہونے لگیں گے تو حاکم بالا دست اور نیک تحقیقات اور کارپردازی میں ان کی ساختہ و برداختہ پر اعتماد کریں گے اور اصل حال کہل جائے ان کی تحقیقات کا اعتبار پیدا ہو گا و دوسرے اہل معاملات اور ان کی شکایت بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ وہ سی کہل جانا اصل حال کا اور ان کی کار و اسی سے مانع اور ان کی شکایت کا ہو گا اور جب ہر کسی کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ فہم رکھتا ہے طبیعت کی بات کو دخل نہیں دیتا ہے بلکہ وقت ضرورت تحقیقات اصل جلدی اور رواج کا ہوتا اور اصل رواج کے قائم رکھنے میں گوشہ نگاہی تو یقیناً اوس سب لوگ عموماً راضی رہیں گے اور نا فہم اور بے بسجما کے بجا نکر نہ کریں گے اور اس کا کہنا ناہینگے اور جو وہ شیب و فائر مال کار کی سمجھاویگا اور سپر عمل کریں گے +

تیسرا فائدہ زمینداروں کے واسطے ہے کہ وہ اس کو اگر سمجھیں اور دیکھیں تو اپنے علاقہ کی حالت و انتظام اچھی طرح سے کر سکتے ہیں اور یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اہلکار سرکار کے جو ہر خبریہ حال سے واقف ہیں تو ہماری تیکراریں بجا کام نہ آویں گی البتہ اوس سے کچھ بڑھتی ہوئی اور اضران بجا اپنے نکمہ میں لگے اور کوشش حصول اطمینان اور معاش میں کریں گے +

خوب دیکھا ہے کہ جب اہل معاملات کارپرداز سرکاری کو جان لیتے ہیں کہ ہماری رسم و راہ واقف نہیں ہیں تو اوس کے سامنے ایسے عذرات اور حرکتیں کرتے ہیں اور طوالت میں دالتے ہیں کہ آخر کو اصل سطحت میں فساد

۴  
 منقاد بر کرے ایسا تو کوا پنج کسبج میں فایده ہوتا ہے اور جب وہ جائے میں کریدہ پکا خوب  
 واقف ہی تو بجا طوالت سی فی الجہد باز رہتے ہیں ۴ اس کتاب کی دو فصلیں ہیں اور فصل  
 کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے فصل اول زمین معنی اور مراد ہے لفظ زمینداری اور زمیندار کے  
 مکمل اور نامکمل کے فصل دوم میں طریق و طین دیہات زمینداری کا بیان ہے  
 فصل سیوم میں طریق و طین دیہات زمینداری مکمل کا ذکر ہے فصل چہارم  
 میں بیان طریق و طین دیہات زمینداری نامکمل اور طریق تحصیل اراضی غامات اور  
 اوگاہی اسامیون کا ہے اور تفصیل اُن باتوں کی جس سے اراضی چھٹی ہوتی ہے اور جس  
 ناقص ہوتی ہے اور جس کو ستاہی کی آبادی و ویرانی میں دخل ہی فصل پنجم میں طریق  
 انقلابات قبضہ ارضی کا ہے فصل ششم میں مذکور ہی طریق تقسیم اور بانٹ اس کے  
 فصل ہفتم میں تفصیل حالات موسم سال بہرہ کی جس کو جو تینے بولے میں دخل ہی  
 اور جو دل تفصیل جناس سے تمام امور متعلقہ اور اسکے کے فصل ہشتم میں طریق  
 پیمائش ہندوستانی اور انگریزی کا حال ہے فصل نہم میں طریق استخراج تعداد و  
 سالانہ کا برہان ہندسہ سے کیا ہی فصل دہم سے طریق استخراج تعداد آبائی اس کے  
 کا برہان ہندسہ سے معلوم ہوتا ہے مقصد زمینداری بہ لفظ فارسی ہی اوراد  
 ترکیب ہی فارسی ہی یعنی دو لفظ سے مرکب ہوا ہے ایک اسم و دوسرا امر زمین ہم سے  
 دار امر ہے فو مطلبی قاعدہ فارسی کے جب اسم امر کے ساتھ ملتا ہے تو اسم فاعل کے  
 معنی پیدا کرتا ہے لفظ زمین جب کہ لفظ دار کے ساتھ ملا تو معنی ہو گئے زمین کار کہنے  
 والا یعنی مالک زمین اور لفظ زمیندار میں حرف تریکی نسبت لگائے سے زمیندار کا ہوا  
 یعنی وہ ملکیت جو مالک سی نسبت رکھتی ہے تو مالک کو زمیندار اور ملکیت کو زمینداری

کہتے ہیں + مجھ لفظ زمیندار اور زمینداری کا جو نہد کستان میں اب بولا جاتا ہے  
 پہلے نہیں تھا اسکے معنی میں لفظ ہیوسیان کا بعضی بعضی ہوتی ہیں سنہائی اہل فارس  
 کی عکسدار میں یہ لفظ استعمال ہوا + معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بعضی راجا اور تعلقہ دار اور  
 زمینان علاقہ جو حضور رس اور حاضر باش دربار کے تھے انکو لفظ زمیندار کہتے تھے اور  
 انہیں کے ساتھ طریق تشخیص علامات اور بر گنجات کا تھا ایک دلیل اسکی یہ ہے کہ بعضی کتاب  
 تاریخ اور مکتوبات سلا میں میں یہ لفظ اس طرح لکھا ہے فلان زمینداران ملک فلان شہور یا  
 بر سر فساد میں + دوسری دلیل یہ ہے کہ ابتدائی عکسدار کی سرکاری زمین جب صفیہ داران بر گنہ نے  
 کی حقیقت زمینداری کی حاصل کی تو اکثر تعلقہ داران اور راجا کلان کو موضع کا زمیندار لکھا  
 ہے معلوم ہوا کہ یہ لفظ اس وقت تک برے برے زمینوں کو بولا جاتا تھا تاہم یہی دلیل ہے  
 کہ ان ذات و صلبانی سینین باضیہ میں بجا اصل مالک موضع کے لفظ زمیندار کا کم لکھا جاتا تھا بلکہ  
 لفظ قبولیت دار کا اکثر لکھا ہے + معلوم ہوتا ہے کہ اصل مالکان اراضی کی اس وقت کچھ خاص نہیں  
 ہوتی تھی لیکن کہیں اصل مالک کے معنی میں لفظ مقدم کا پایا جاتا ہے ایک دلیل اسکی یہ ہے کہ  
 بعضی جگہ جو پرانا کاغذ کسی اصل مالک کے پاس ہے تو اس میں لفظ مقدم کا لکھا ہے دوسری دلیل  
 یہ ہے کہ دیہات اراضی معانی کے اکثر فرمانوئین بجا سے اصل مالک زمین کے لفظ مقدم  
 کا اس طرح لکھا ہے فلان شخص کو فلان اراضی معاف ہوئی مع حق مقدمی سرکار کی تہدای  
 عکسدار سے اس لفظ زمیندار اور زمینداری کا بعضی اصل مالک اور ملکیت کے بہت سے  
 اسباب اہل دیہات اور اہل دفتر لفظ زمیندار بمعنی مالک اور لفظ زمینداری بمعنی ملکیت  
 بولتے اور لکھتے تھے میں برخلاف اس ملکیت مقبوضہ کے جو ادنیٰ خاص ملکیت نہیں ہے  
 مستاجری یا تہیکداری یا زمین + اب جانتا جائے کہ نام اور صفیہ مواضع لاغراجی کے بہت

یہہ ہیں معافی جاگیر اور مواضع خراجی کے بالفعل یہ ہیں زمیندار می مقدمی +  
مستاجر می تھیکہ اس میں مستاجری اور تھیکہ تو عارضی بات ہی کسی سبب خاص سے  
اور نہیں دو قسم کے مواضع میں سے ہو جائیں یعنی قسم زمینداری یا مقدمی + اصل صورت اور  
صیغہ مواضع خراجی کے یہی دو ہیں زمینداری اور مقدمی + اب معلوم کرنا چاہیے کہ طاق  
آمین ہفتم ۱۸۲۲ء اور آیین نہم ۱۸۳۳ء سرکار نے جو بند و بست مواضع خراجی کا کیا ہے انہیں  
طرح پر بند و بست ہو چکی ایک زمینداری اور دوسرا مقدمی بسوہ داری + زمینداری ایسے  
کہ جس موضع میں ایک ہی فرقہ مالک نگاہی موضع کا اور ذمہ دار خراج سرکار کا ہے + خراج سرکار  
کے سوا منجملہ نگاہی کے جو نفع بچتا ہے سب اسے فرقہ کے اسپین تقسیم ہو جاتا ہے مثلاً ایک موضع  
کی نگاہی سور و پیہ اور سرکار کے چالیس روپیہ سیکڑے کے حساب سے نفع چھوڑا ساتھ روپیہ  
تجوڑی کی تو چالیس روپیہ کا مالک نہ فرقہ میں بھرت رسد بت جاویگا مقدمی بسوہ داری یہ  
ہی کہ جس میں فرقہ مالکان اراضی کے سوا کوئی دوسرا شخص بھی اس نفع میں شریک نہ  
جیسے تعلقہ دار اور راجہ لوگ مثلاً منجملہ سور و پیہ نگاہی کے بعد نہاسی ساتھ روپیہ مال گزاری  
سرکار کی جو چالیس روپیہ نفع تھا اور سپین میں روپیہ واسطے فرقہ مالکوں کے چھوڑا اور سپین  
تعلقہ دار کے قرار دیا فقط دفعات جاڑ اور دس قانون ہفتم ۱۸۲۲ء سے فرق اسطرح کیے  
دونوں صیغہ موضع کا معلوم ہو جائے بند و بست مقدمی بسوہ داری میں اصل مالکوں کا مال  
لکھا مقدم بسوہ دار اور انکی ملکیت کا نام مقدمی بسوہ داری رکھا اور تعلقہ دار کو جو حق  
سلف میں نہ پایا اسکا نام حق تعلقہ داری مالکانہ رکھا + بند و بست مقدمی بسوہ داری  
مواضع کا یہی دو طرح ہے ہوا ایک تو یہ کہ سرکار نے بند و بست موضع کا اصل مالکوں اور  
قائموں کے ساتھ کر دیا اور مال گزاری سرکار اور تعلقہ دار کا مالکانہ جو فرایا اسکا ایک فریاد

اور مالکون سے لکھایا کہ وہ لوگ یہ سب روپیہ اپنے صدر مالکدار یعنی تعلقہ دار کو دیا کریں  
 اور شرائط انظام املاضی اور چلن اور راہ و رسم ایسی ہی اوفسی دریافت کر کے لکھائی جائے اور  
 دوسرا قرائنہ اور درخواست تعلقہ دار اور مال گزار صدر سبھی لکھایا کہ زر مال گذاری سرکار اصل  
 مالکون سے معاً بنے مالکان کے وصول کر کے سرکار کار روپیہ سرکار میں پہنچا دے اور انہیں مالکانہ آب لے لے  
 اسکی تہذیبی اور سکوتلانی اور لکھائی کیجب اصل مالک ہیمہ بتو وہ اسطرح وصول کرے چنانچہ  
 صدر مالکدار بنام مالکانہ تو آب لیتا ہی اور سرکار کی مالگذاری سرکار میں پہنچا دیتا ہی اور اسطرح  
 اراضی اور اسکے اسیر کے بابت پہانت میں اور سکوکچہ دخل نہیں ہی۔ ایسے بند و بست کو  
 بند و بست فاصل کہتے ہیں اور تعلقہ دار کو مال گزار صدر جب کہ اس ضلع میں سات اٹھ موضع  
 بند و بست اسطرح سے ہو اسی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ سرکار مالکان اور متعلقان  
 اراضی کے ساتھ بند و بست خراج سرکار کا کیا اور اسیر حق مالکانہ تعلقہ دار ہی بدلا کر دے  
 ایک قرائنہ نامہ لے لیا کہ یہ سب روپیہ یعنی مالگذاری اور مالکانہ خود وہ لوگ سرکار میں پہنچا  
 دیا کریں سرکار سے مالکانہ تعلقہ دار کا تعلقہ دار کو دیا جائیگا اور مالگذاری سرکار کی سیارہ سبھی  
 چنانچہ اسطرح حکام بند و بست تمام راجہ اور تعلقہ دار کے دیہات کا اکثر ہو اسی پس ان دونوں  
 تفصیلوں بند و بست میں جو لفظ زمینداری کا آتا ہی وہ یعنی ملکیت حاصل ہے وہ اب  
 تک اہل دیہات اور اہل دفتر میں بدستور بولا اور لکھا جاتا ہی سرکار کے دفتر میں  
 ایک اور جگہ سبھی لفظ زمینداری کا اب استعمال ہو اسی یعنی رسم و چلن موضع میں  
 باعتبار اسکے کہ اراضی موضع کی باہم شریکوں کے ہستی ہی یا نہیں ہستی ہی سرکار نے  
 یہ نام اس چلن کے اب مقرر کئے ہیں یعنی ہستی ہستی اراضی کے موضع کا نام موضع  
 زمینداری اور ہستی ہستی اراضی کے موضع کا نام ہستی ہستی اراضی چارہ پہ سبھی



بہر تقدیر میں دو تفصیلین ہیں ایک پتیداری کامل جس میں سب اراضی باہم جی ہی  
 دوسری پتی داری ناقص جس میں کچھ جی ہو اور کچھ شامل ہو پس ان تفصیلات میں جو  
 زمیندار کی ہے وہ نام رسم وطن کا ہی اہل دیہات تک اپنے چلن اور طریق موضع کو  
 ان الفاظ کے ساتھ متعلق نہیں کرتے ہیں بلکہ ان تک وہ بون کہتے ہیں کہ ہمارا موضع بتا  
 یا نہیں بتایا یا کچھ بتا ہی اور کچھ شامل ہے مگر غالب ہے کہ آئندہ وہ جی بولنے لگیں گے  
 اہل دفتر سرکار کے البتہ چلن موضع کا جب باہم بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ موضع  
 زمینداری ہی با پتیداری کامل ہے با پتیداری ناقص ہے + تعریف ان تینوں تفصیلات کی

یعنی زمینداری اور پتیداری کامل اور پتیداری ناقص کے دفعہ ۸۷ سے لغات ۹۸  
 فصل پنجم کتاب ہدایت نامہ مذکورست مضمونہ مکملہ جناب شوکت مآب نواب لغت گو  
 بہادر اہم راجہ میں لکھی جی + خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ رسم وطن موضع کے بالفعل بہ تین  
 نام قرار پائے ہیں اب لکھا جاتا ہے کہ ہر ایک میں کیا کیا چلن ہیں ہوتے ہیں جنانچہ چلن  
 تینوں طرح کے مواضع کے لکھے جاتے ہیں فصل دوم زمینداری کے  
 چلن میں + سب صاف طریق یہ ہے کہ ایک گانوں کا ایک مالک ہو وہ  
 موضع کی آمدنی سے مالگزار کی سرکاری اور خراج گانوں کا گری باقی جو رہے وہ اسکا  
 منافع ہے + ۲ موضع میں ایک سے زیادہ دو تین مالک ہیں اور کچھ  
 اراضی سب روٹکی یعنی خاص جوت گانوں میں نہیں ہی اور حصجات ادن کے  
 معین میں کہیں بحساب سبوت اور کہیں از روی آنہ اور کہیں بعد ادانک  
 اور کچھ اراضی موضع کی آپس میں تقسیم نہیں ہی اسامیوں کے از روی قرار دیا  
 باہم کچھ ہی تحصیل معرفت نمبردار کی ہوتی ہے سرکار کاروپہ اور گانوں کا



## 9.

ارمان

اورنگ آباد السہ ماہ ماہ ماہ ماہ

امان سنگد کندن سنگد جو ہنم سجان سنگد گنگا سنگد میزان گل

۵. بسوه	۴. بسوه	۳. بسوه	۲. بسوه	۱. بسوه	۰. بسوه
۵	۴	۳	۲	۱	۰

واضح ہو کہ تعین صحبات کا اضماع یورپ میں اکثر بحال ہے کہ کسے اور ضلع

پچھم اور روہیلکھند میں اکثر از روی بسوات اور یہ دونوں طرح کے گانوں

اکثر علاقہ داروں کے یا مالکان جدید شمل بورہ وغیرہ خریداروں کے ہوتے ہیں

۳۔ ایک موضع کے چند مالک ہوں اور ان کے خاص جوٹ یعنی سبھراگانو میں

موسمیں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ میر کا لگان پہلے سے قسط بقسط تحصیل

ہو یا سی جیٹا سیوار کا لگان واسطے اوی ما لگنزاری اور خرچ گانون کے کار

نہیں ہوتا ہے اس صورت میں لگان ہا سیوار اور لگان سیر و کھاسہ رفت

# حساب مجموع اصل باقی موضوع اور رنگ آباد کنورہ بابت ۲۵۵ افصلی

ہا سے	اراضی سے	لگان	وصف	بابت سے
جہان سنگہ نمبردار	عسک	عسک	عسک	*
امان سنگہ پتیدار	عسک	عسک	عسک	*
بہاؤ سنگہ پتیدار	عسک	عسک	عسک	عسک
نیران سیر مالکان	عسک	عسک	عسک	عسک
لگان ہمایا	عسک	عسک	عسک	*
سواہی سنگہ ہار	*	عسک	عسک	*
وچھلی				
نیران گل	عسک	عسک	عسک	عسک

جمع سرکاری معشرک خرچ گانون نیران سنان

عسک عسک عسک

جہان سنگہ  
امان سنگہ  
بہاؤ سنگہ  
نیران

طلبانہ ہکارہ خرات  
عسک  
عسک  
عسک  
عسک

نیران

دوسری صورت یہ ہے کہ زر لگان سیر میلے سے وصول نہیں کت جائے جس

لگان ہمایا واسطے ادبی مالگنداری کافی ہوتا ہے آخر سال وقت نہیں نفع نقصان لگان  
مالکون کا حساب بن محمد بہو جاتا ہے جس مالک کے پاس حصہ سے زیادہ لگان ہی دہ دی دیتا



ماہ چوتھے میں جب حساب فیصل ہوتا ہے تب منافع تغیر فی ہوتا ہے اور سیر کا لگان  
مطابق حصہ کے بموجب حساب ذیل کے محسوب ہوتا ہے +

نام مالک	منافع بموجب حصہ	سہائے بانیہ لگان سیر	باقی	فاضل لابق واپسی
رام بخش	۸	۵	۲	۱۱
سری کشن	۱۱	۵	۱۱	۲
بھوانی سنگھ	۱۱	۵	۱۱	۲
لالمن	۱۱	۵	۱۱	۲

ان حسابوں کو جو آخر سال پر واسطے سمجھنے حساب نفع و نقصان کے آپس میں ہوتا ہے  
سمجھتے کہتے ہیں اور جب کوئی حصہ دار حساب سمجھنے کا دعویٰ کرنا ہے تو فہرست مال متواری  
کو واسطے دخل کرنے حساب سمجھتے کہ حکم دیتے ہیں اور جب حساب اصل کرنا ہے تو خوشگوار کو  
حساب کی فرد دلا دیتے ہیں پس مطابق اس کے منافع کے اگر حصہ دار اپنے نمبر واپسی بقدر  
اپنے حصہ کے نہیں پاتا ہے تو دیوالی میں ناش کرنا ہی مگر اس طرح کی ناشین بہت کم ہوتی ہیں  
بسیب اسکے کہ آپس میں رفع تنازع ہو جاتا ہے شاید اس ضلع میں بعضی نیچے  
یا بر گنہ نیچے ایک دو ہوتی ہوں گی اور اس طرح کی ناشین کم ہوں گے ایک بہہ ہی سبب  
ہے کہ اس ضلع میں محلی موضع کم ہیں یعنی اکثر اراضی تہی ہوتی ہیں ۴۷ واضح ہو  
کہ طریق تحصیل لگان سیر کا کہ پہلے سے تحصیل ہوتا جائیگا یا منہ حساب تک ملنوی ہوگا کہ  
رنہ وقت بندوبست کے اقرار نامہ کی کسی دفعہ میں لکھا گیا ہی جان پہلے سے خلی ہوگا کہ  
لکھی ہوگا لکھوں کی طرف سے کہ مالگزار کی سہ کار کی تحصیل یا سیوار و تحصیل لگان سیر کا اور

انور سال حساب نفع و نقصان کا سمجھ لینگے + اور جہاں حسابات مانوسی میں لکھا ہوں بشرطیکہ  
 ہی کہ تحصیل سہا سوار سے مالگزار ہی سرکاری ادا کرینگے آخر سال ہر وقت فہمید حساب نفع و نقصان  
 لگان سیر و حساب میں آجا گیا ۵ لگان سیر کا وہ طرح حساب میں آتا ہی پہلے شرح  
 سہا سوار یعنی کہیت کا لگان مطابق بقاوت کہیت کے سر ایک کی اراضی پر بندہ جاتا ہی  
 تو کہیت دار لگان سے جوت مالک میں کچھ کمی نہیں ہوتی اس حالت میں وہ مالک باعتبار  
 جوت کے گواہ کہ اشتکار غیر مالک ہی ۶ دوسرے شرح سہا سوار سے کچھ کمی ہی ہمہ کمی  
 مختلف ہوتی ہے مطابق حال اور رواج گا لون کے بعضی جگہ کم ہی سہا سوار بقدر ار  
 او کہیں کچھ اور کم ۷ مک فی رو بہ بقدر اوس کی مالک باہم سمجھتے اور جاننے میں  
 اکثر یہ بات ہی کہ جب مالگزار و نکو ادا مالک سہا سوار میں ملے اور ادا سہا سوار کا کو دیا جا  
 تو وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بہتر ہو اسی سبب اگر سیر کی زمین میں ادا جا  
 لگان ہو تو سیر دار بہت اچھا سمجھتا ہی ۸ یہہ رعایت کمی کی طرف اوس  
 اراضی میں ہوتی ہے جو کہ بنام نہاد سیر ہمیشہ سے چلی آتی ہے اور حوالہ اراضی اوسکے  
 سوا مالک جوت کرے لگان شرح سہا سوار دیتا ہی + اکثر اسی میں بابت لگان  
 اسی اراضی سے جو مالک سیر مغوری سے زیادہ جوت ملکر رہا ہو اگر نی ہے مثلاً کوئی  
 کہیت کسی سہا سوار چور دیا یا نیا ترود ہوا اور وہ منہج مالکان کے کسی ایک مالک جوت لیا  
 تو وہ جا بیگا کہ میں اس کہیت کا لگان ہی لکھا ہے بحساب سیر کے دون کیونکہ اوس  
 قسم کی اراضی اوسکے پاس نرم رتب سے موجود ہی اور رواج رتب اوس اراضی کا  
 جوت مالکان سے کمی سے جلا آتا ہی تو اوسکو اوس قسم کی نہوری اراضی کا مالک  
 ہی بطور سہا سوار دینا بہت سہولت معلوم ہوگا تو اوسکے بجائے کہ واسطے وہ طرح

کے عذر و تدبیر کر گا کہ کسی طرح سے یہ اراضی بھی داخل میری سرزمین ہو جائے  
 اور لگان کم رہے اکثر یہ عذر یہاں تو ملین باہم چلتا ہی گا تو زمین برسر کہتے جلد  
 طے ہو جاتی ۸ حقیقت میں اراضی کے قصبے برسر اراضی خوب طے ہوتے ہیں جب  
 کوئی نزاع بابت اراضی یا اس کے لگان کے پیش ہوتا ہی مثلاً جب کوئی کہے کہ میں  
 فلان کہیت نہیں جو بتا ہے یا یہ کچھ کہ یہ کہیت ہتھ لگان کی لیاقت نہیں کہتا  
 یا اس میں فلان نقص ہی تو یہ بات کہیت پر سپین فی الفور رفع ہو جاتی ہی اور  
 اصل حال کہل جاتا ہی اسی تکراروں کے سہل طریقے سے فیصل کرنے میں دیہات  
 کے لوگ وقت گفتگو تکراروں کے ہمیشہ یہ بات کہا کرتے ہیں کہ کہیت تو نہیں ہاں  
 جاہلیکا یعنی کوئی بات جس میں طرف ثانی تکرار و عذر بجا کرتا ہی اسی ثابت ہو جاتی  
 کہ گویا کہیت خود دوبلے گا کہ میرا یہ حال ہے اور سچ ہے تجربہ سے ایسا معلوم ہوا  
 کہ تکراروں طرح سے اصل بات کہل جاتی ہے اگرچہ سب وجوہات اس اصل حال کھل  
 جانے کی تحریر اور تقریر میں نہ آسکیں لیکن کسی طرح کا شبہ اکثر نہیں رہتا ہی  
 اس مثل کے مقابل فارسی میں مثل ہی یعنی قضیہ زمین برسر زمین اس کے معنی  
 یہ ہیں کہ تکرار زمین کی زمین کے اوپر اچھی طرح فیصل ہوتی ہی ۹ اور دیہات  
 زمیندار زمین دستور تحصیل بابت کے بھی میں تاکہ تکرار واقع نہو ایک یہی کہ  
 ہر ایک حصہ دار حصہ مقرر ہی کے موافق لگان اپنے حصہ کا اسی سے وصول کرتا  
 اور اپنے حصہ کے مالگذا رہی کے مطابق نمبر دار کے واسطے داخل کرنے سرکار  
 کے دیتا ہی اس کو بھری بانٹ کہتے ہیں بھری حصہ کا اور بانٹ کی معنی  
 ظاہر میں خلاصہ یہ ہے کہ اپنے حصہ کے موافق نکاسی تحصیل کر لے اور اپنے حصہ کے

۱۰

موافق مالگذاری دے یہ دستور اکثر اون دیہات میں ہوتا ہی جہاں ملک کم  
ہوتے ہیں مثلاً قصبہ بہونگام خاص میں یا موضع چواہ برگنہ مصطفیٰ آباد میں ایسے  
موضع میں وقت ترتیب کہیوت اول کہیں فرد تفریق روپیہ مالگذاری کی کہیں  
تفریق حصہ مالگذاری کی کہ ایک شخص آباد دوسرا اور تیسرا چارم چارم دینگے  
لکھی جاتی ہی اور جو شرط تحصیل کا سیکے اسامیوں سے مطابق اپنے اپنے حصے کے  
وہ ہی لکھا دیتے ہیں اور سطر علی صورت میں مکرر حساب کی آخر کو ہنگوی انفصلا  
قولی فراری باقیداری اسامی سب کے ذمہ ہوتا ہی اسجگہ ایک نمونہ فرد  
تفریق جمع کا بابت موضع چواہ کے لکھا جاتا ہے +  
بھری دار کہیوت موضع چواہ برگنہ مصطفیٰ آباد ضلع میں پوری بابہ مشعلی

نام ہے	جمع	نومبر	دسمبر	فردی	مئی	جون
چین سکیہ	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
ستارام	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
شہول	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
سنارام	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
بنواری	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
ہر ناتھ	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
ہر گیت	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱
سیت	۱۸	۱۳	۱۰	۷	۴	۱



۱۰۔ اس میں ایک لوگ مطابق اپنے حصہ کے نکاسی ہر ایک تسمی کے نو نہیں کیے ہیں بلکہ کچھ کچھ تسمیاں لگانا تسمیاں مقرری جسکا کہبت اور لگانا کبھی نہیں بدلتا ہی دیکھتے تحصیل کے ایک ایک حصہ دار کے متعلق ہوئے ہیں وہ حصہ دار اپنی اپنی تسمیاں مقرری سے نکاسی تحصیل کر کے اپنے اپنے حصہ کی مالگزاری اور تراسی اور اپنی اپنی تسمی سے بھی بوہر گت کرتا ہی یا اپنی مقرری کر دیتا ہی اور اس کے بناؤ بجار کی خبر گیری کرتا ہی + سو اس میں مقرری کے جو کوئی تسمی متفرق غیر مقرر سے یا کوئی رقم سوا سے کی گانون میں ہو اس کو تحصیل کجائی کر کے صرف اوسی کا حوالہ کتابہ اس میں سمجھ لینے میں اس صورت میں سو اس فائدہ سے کہ تحصیل میں تکرار ہو ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ وہ حصہ دار اپنی اپنی تسمی کے بناؤ بجار کی خبر گیری کر سکتا ہی اور حکومت مجلی ہر ایک کی ہر تسمی کے ذمہ گانون میں نہیں رہتی ہی کسوتے کہ اصل مدار قائم رہے اس تسمی کا گانون میں اور درست رہے اس کے حال کا یہ دو باتیں ہیں ایک تو درستی اس کے معالہ بوہر گت کی اور دوسرے حفاظت اس کی حکومت جدا گانہ ہر ایک کے سے اور یہ دونوں بدول اعانت اس کے مالک کے اچھی طرح نہیں ہو سکتی ہیں اس طریق کو تسمی بابت کہتے ہیں ایسے موضع میں وقت ترتیب کہبت اول تفصیل تسمی جو جسکی متعلق ہوتی ہے متفرق مالگزاری لکھی جاتی ہی مگر اس صورت میں نقصان تو فراری باقیداری تسمی اوسی مالک کے ذمہ ہوتا ہے جسکی تسمی سے مثال کے واسطے نمونہ کہبت موضع بنارہ ہر گنہ مصطفیٰ آباد لکھا جاتا ہی فرد کہبت موضع بنارہ گنہ مصطفیٰ آباد بابت ۱۲۵۳ فصلہ مسیتان جنڈی سنگھ اور سوجراج اور بریل غدار اور بالکشن تبار کی حاضرائی اور پانیا کیا کہ اراضی گانون کی کچھ تسمی نہیں ہی ملتی

چہ برس سے پیر ملے بابت دولہ کے تحصیل بابت کی ہی سامعہ بابت  
 مانگداری اپنے حصہ کے علیہ سرکار میں داخل کرتا ہی بعضی تہامی کا لگان  
 بالکل اس کے نیچے ہے اور بعضی شامل ہیں اور جو اراضی نجبر ہی وہ اگر نرد ہو  
 تو اوس میں ہی بقدر اپنے بسوہ کے تحصیل کرے جو تہامی بالفعل بتی ہیں اس  
 میں کمی و بیشی ہو جائے تو آپ میں سمجھ لیون کل نکاسی بقدر دسویں حصہ  
 کے ہر سال تحصیل کرنا چاہئے اب جو تحصیل اس کے نیچے ہی بابت لگان تہامیان  
 شاطرات اور آسامیان علیہ کی میں بتواری لکھائے دیتا ہوں \*

نام موضع	نام تہامی	ارضی جہی	لگان	سنائی یا تحصیل چند و ہجرت	تحویل پیرل	میزان مندرجہ
بنارہ	سمیر پل تھا کر	لے عسکر	عہ	*	عہ	*
	چترتھا کر	پسکے	لغہ	*	لغہ	*
	مروا کوئی تھا کر	عسکر	لغہ	معہ	معہ	*
	خوشحالی امیر	عسکر				
	چترتھا کر بابت تک					
	مادنا دھپھی چھی	سے پگا	معہ	معہ	معہ	*
	ناجنت کا چھی	عسکر	یا	معہ	عہ	*
	پنیم گشت امن	عسکر	معہ	معہ	معہ	*
	مروا سنگہ تھا کر	عسکر	معہ	معہ	معہ	*
	میزان	عسکر	معہ	معہ	معہ	*

نام موضع	نام آسانی	ارضی چربی	لگان	منهائی یا تحصیل خندن و پروجران	تحصیل میرتل	ارضی مندر جمعیت سه فصلی
نگه میرما	منی کاجی دینا امیر	سه پیکه ۱۹ بسوه	معه ۰۹	*	معه ۰۹	*
نگه پوچور	پاسوار	عسکه ۱۹ بسوه	ما ۱۶	صه ۱۶	لعه ۰۹	*
نگه رسور	سیر میرتل	لعه عسکه ۱۶ بسوه	صه	*	صه	*
نگه رسور	بختا لوده	صه ۱۶ بسوه	لعه	*	لعه	*
	جواسر لوده	عسکه ۵ بسوه	صه	*	صه	*
	دکالدره	لعه عسکه ۱۵ بسوه	لعه ۱۵	*	لعه ۱۵	*
	دکال لوده					
	لنگا نوینره	سه پیکه ۱۹ بسوه	عه ۱۵	*	عه ۱۵	*
	لالجی شاکر	پیکه ۱۶ بسوه	عه	*	عه	*
	سومنا لونه	پیکه ۱۶ بسوه	عصا	*	عصا	*
	سرجو اجمار	لعه عسکه ۱۶ بسوه	عصه ۱۳	*	عصه ۱۳	*
	بختا و ختا لوده	پیکه ۱۶ بسوه	عه	*	عه	*
	بختا و سکد لوده	پیکه ۱۶ بسوه	عه	*	عه	*
	جواسر ختا لوده	پیکه ۱۶ بسوه	لعه ۱۵	*	لعه ۱۵	*
	کیسری و جلیر	صه پیکه ۱۶ بسوه	لعه ۱۵	*	لعه ۱۵	*
	میزان	لعه عسکه ۱۶ بسوه	لعه ۱۵	*	لعه ۱۵	*
	میزان کل	لعه عسکه ۱۶ بسوه	لعه ۱۵	*	لعه ۱۵	*

سوال اگر انگ تھامیوں کے اسی طرح قایم نہ رہیں تو تحصیل کس طرح ہوئے  
 جواب یہ ہے تھامیان موروثی میں انکے انگ تو متہ نہیں ہیں اگر کوئی  
 اتفاق سے فوت جائے اور کمی پشی انگ میں ہو جائے تو پھر آپس میں سمجھ  
 لیوں بہر صورت تحصیل دوسوہ کی ذمہ میرل کے جائے اور ماہر <sup>۱۹</sup> عسکریہ بنجر  
 جدید جو بالفعل گانوں میں ہے جب فوت ہونے تو نقد دوسوہ کے میرل  
 تحصیل کرے اور چندن اور بہو جراج شامل تحصیل کرتے ہیں اور مالگذاری  
 بھی شامل اور کرتے ہیں بعد تحصیل نفع و نقصان آخر سال پر سمجھ لیتے ہیں  
 اور نیم سنگہ بہائی چندن اس کے شامل ہے اور نیا برادر زادہ بہو جراج کا  
 اس کے شامل ہے اور چین بہائی میرل کا میرل میں شامل ہی اور قسری  
 مالگذاری کی واسطے داخل کرنے سرکار کے اسی طرح سے ہے \*

نام نمبردار نام حصہ دار نقد و بسبوه جمع

چند نمبر السخیم چند نیم سنگہ برادران ۱۰ البسبوه

بہو جراج و غنیا برادران ۸ البسبوه

۱۸ البسبوه ۱۸

مال شرک

۱۸ البسبوه ۱۸

میریل و چند سکہ برادران ۲ البسبوه ۱۸

مال شرک

۱۸ البسبوه ۱۸

بہو ۱۸ البسبوه ۱۸

مال شرک

۱۸ البسبوه ۱۸

اود غنیاون نمبر دارانہ کہ حاضر نیہ اس سبب رخصت کئے اور تصدیق کیا

بہو جراج منہر دار چند سنگہ برادران ۱۰ البسبوه ۱۸

۱۱ کسی موضع میں بہم طریق ہے کہ مالک لوگ ہر ایک سال کے شروع میں تفریق  
 تاسیوں کی واسطے رفع مکرار تحصیل اسی سال کے آپس میں کر لیا کرتے ہیں + اس  
 میں نقصان فوقی فراری باخیداری ذمہ ہر ایک کے ہوتا ہے اسکو پتہ بانٹ  
 کہتے ہیں ۱۲ یہ تینوں صورتیں نمبر ۹ سے نمبر ۱۱ تک نفع تقسیم اراضی کی نہیں  
 ہیں ہمیشہ ایسی صورت کے گانون میں اراضی بانٹی جاتی ہی اور بروقت  
 خواستگاری ایک شرکیہ واسطے بانٹنے اراضی کے کوئی بہم عذر نہیں کرتا ہی  
 کہ ہماری گانون میں بھری بانت یا تاسامی بانت یا پتہ بانت ہے ہم اراضی  
 نہیں بانٹینگے اور یہ بھی واضح ہو کہ یہ تینوں نظام اکثر بہت مدت تک  
 نہیں چلتے ہیں سبب ان کے مدت تک بچنے کا ظاہر ہے یعنی ایک تو قائم نہ رہنا  
 سب تاسیوں کا ایک حال ہر بہت سال تک دستہ تکرار باہم مالکان جو دیہات  
 وقت بند و بست آئین نہم <sup>۱۳</sup> اس طرح کے پائے گئے اب بعض سطرچ کے  
 نہیں ہیں اور انکی صورت بدل گئی ۱۴ بعض سواضع میں تعداد جمعجات از رو بسوہ  
 یا آنہ مفقود ہو گئی ہے صرف میرین تعداد مختلف سے جوت کرتے ہیں اور مالک کبھی  
 نہیں جانتے کہ گانون میں ہمارا حصہ کون سا ہے کس قدر ہی اسی اراضی کو پنا  
 حصہ جانتے ہیں پہلے تاسیوں سے وصول لگان کرتے ہیں اگر لگان تاسیوں والا نہیں  
 مالگزار ہی سرکار اور گانون خراج کے نہیں ہیں تو انکی کو سجا ب شرح سیر دیتے ہیں  
 اور جو تحصیل تاسیوں مالگزار ہی سرکار اور خراج سے زیادہ ہونو آپس میں بانت لیتے ہیں  
 اسی حساب سیر کو یا ایسے سواضع میں اراضی آدنی اندازہ حقیقت ہی اور وجہ  
 ہونے تفریق تعداد حقیقت از رو سی آنہ یا بسوہ وغیرہ شاید یہ ہی کہ یہ

رواج وقت شروع عدالت انگریزی سے بہت جاری ہوئی ایسی تفصیل ایام سلف میں  
کم تھی اس سبب پچھلے کاغذات اور دستاویزات بابت تفریق حصہ داری اور نقل و بات  
حصہ داروں کے اب تک متروک رہی گئی ہیں ایسی صورت میں پہلا وقت کمی اور زیادتی  
مذکورہ کی اراضی سیر پر دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو یہ کہ بعض حکمہ صرف تعداد  
لگان اراضی پر لگائی جاتی ہے مثلاً موضع اکبر پور سطر حکمہ صورت برہی کہ جمع  
اوسکی مبلغ ۷۵ اور نکاسی اس ایوار سو اکیر و نیکے امار تو مبلغ سو روپہ کمی  
بمبلغ ۷۵ خرچ کل ماضہ کالنا جاتے ہیں ورنہ اور سیرین سطر سے ہیں \*

ہوانی سنگہ	۷۵	۷۵	۷۵
کل سنگہ	۷۵	۷۵	۷۵
اکبر سنگہ	۷۵	۷۵	۷۵

اب جو مبلغ ماضہ جاہلین واسطے پورا کرنے مالگزاروں اور خرچ کاغذوں کے  
اوسکو سطر پہل دینگے \*

## لگان سرون پر

ہوانی سنگہ	۷۵	۷۵	۷۵
کل سنگہ	۷۵	۷۵	۷۵
اکبر سنگہ	۷۵	۷۵	۷۵

اور اگر لگان سیر پہلانا مقرر نہیں ہے تو اس طرح سے لینے  
تقدار اراضی پر

ماصہ

بہوانی سنگہ	کمل سنگہ	اکبر سنگہ
۵	۵۵	۵۵

یعنی بہوانی سنگہ کی سیر پنچلہ دس حصہ کل سیر کی دو حصہ ہے دس پنچلہ دس حصہ ماصہ  
کے دیگر دو حصہ ہی حساب سے کل سنگہ دیکھتے ہیں حصہ اور اکبر سنگہ پانچ حصہ  
۱۴ بعض سواض میں کل اراضی گانوں کی مالک جوت کر لیتے ہیں اور کوئی  
سامی نہیں ہے اوسمیں ہی دو صورتیں ہیں بعض جگہ ایک ریت قسم دار مطابق  
لیاقت اراضی اور پیداوار کے ہوتی ہے +

مثلاً

کوئٹہ	سنگھار	ہمار
نی پگہ پروج	نی پگہ پروج	نی پگہ پروج
عصا	عہ	عہ

یا دوسرا مراضی کے جو گانوں میں ہوں یہ ریت ہر ایک حصہ دار کی اراضی جوت پر لگانے سے جمع بند  
پانی جائیگی تو جمع بندی ہر ایک مالک کی کاشت سے زرخیز یعنی تفاوت میں جمع بند مالک  
سود خرچ کی عوی مطابق پیداوار کی اراضی کے منہا کر کے نقد سید مالکدار کی سود خرچ کے ہر ایک سے  
لینے مثلاً موضع اکبر پور کی جمع بندی مطابق ریت قسم دار کے ماصہ اور مالکدار کی سیر  
لے اور خرچ جائے عہ کل مالکوں کو دینا چاہئے تو حساب اس طرح سے کریں گے +



نام حصہ دار	جمعہندی اراضی ہر	سنبہای	واجب الوصول
اکبر سنگ	عہ	لوعہ	عہ
گنجا سنگ	عہ	سہ	لوعہ
ہوانی سنگ	عہ	۱۵	عہ
درکا سنگ	عہ	۱۵	عہ
رام سنگ	عہ	عصا	سہ
بیگوان سنگ	۱۵	عہ	لوعہ
امان سنگ	عہ	۶	لوعہ
بہادر سنگ	عصا	۵، ۶	عہ
میزان	عہ	عہ	۶

یہ حساب سالانہ بنایا جاتا ہے آپس میں سمجھنے کے واسطے اور جہان تغیر و تبدل  
جوت کی ہوتی ہے اور جس تعداد جمعہندی ہر ایک کی بدل جائیگی اور تفاوت تعداد  
نفع میں کل بر موجا بیگا لیکن رتبہ قسم دار مطابق رہیگی اور طرفہ حساب کرنیکا  
رہیگا جسے ہر ایک کو بقدر اوسکی اراضی کی جمعہندی کے نفع نقصان ہو سہ سہ و دام  
ہر ایک کے یعنی ہر ایک کے گہہ کے دام بندہ جاتے ہیں واضح ہو کہ حساب سالانہ  
بنانے کی ضرورت در صورت منقلب ہونے حال تعداد جوت سالانہ کے ہوگی اور  
جوت بدستوری تو ایک مرتبہ مرتب ہو جانا کافی ہے اور ہر تعداد سنبہائی کو  
چوڑ کر ہر ایک کی اراضی کی جمع واجب الوصول کا غنیمت لکھی بہرہی جائیگی

۱۵ بعض دیہات میں جہاں سب اراضی ایک قسم اور برابر پیداوار کی ہی جگہ  
 جمعیندی اراضی جوت مالک کی نہیں بنائی جاتی ہی وہاں پہلے حساب مطابق تعداد پہنچ  
 جوت کے سو جاتا ہے مثلاً موضع اکبر پور کی جمع اور گاونوں خرچ کہ مبلغ سو روپہ  
 ہے کل مال بگہہ اراضی جوت پر جو لگایا جائے تو فی بگہہ آٹھ آنہ ہوا پس مالک  
 اپنی اپنی اراضی کے مطابق ہر طرح سے دینے

نام حصہ دار	تعداد اراضی جوت	وہاں جو جمع حصہ
رام سنگہ	للعگہ	ع
دولت سنگہ	ماپگہ	و
دلیپ سنگہ	سگہ	و
	مال بگہہ	ما

یہ دستور ڈیمان کا ہے یعنی جمع کو اپنی اراضی پر دوبارہ کر لینے میں  
 ۱۶ اور طرح کے چلن ہی دیہات زمینداری میں ہیں مگر وہ ان ضلاع میں مشہور نہیں  
 ہیں مثلاً جنس وار بگہری کی یہہ مطابق اس کے ہے جو دفعہ جو ہو میں میں منے ذکر کیا  
 سوائے اس بات کے کہ اس میں ریت باندھی جاتی ہی قسم پیداوار پر عوض  
 اراضی کی اور اس کو عمل موجودات کہتے ہیں ۱۷ ایک اور دستوری کہ  
 وہ ہی یہاں مشہور نہیں ہے یعنی ہلہری مطابق اس کے ہی جسکا ذکر دفعہ  
 ۱۵ بند ہو میں میں ہوا ہی ۱۸ سوائے اس بات کے کہ تعداد ملوں پر عوض بگہہ کے لیتے  
 ہیں یہہ چلن اس جگہ ہی جہاں اراضی بہت سی ہی اور جوتنے والے کم اور یہہ دو قسم  
 کے عمل یعنی عمل موجودات اور ہلہری اچھے عمل نہیں ہیں اکثر مختل شخص کا حاصل دوسرے کو

جاتا ہے **فصل سوم** بیداری مکمل کہ جسکو بیداری کامل اور خالص مہی  
کہتے ہیں بہہ ہی کہ گانوین ایک سی زیادہ دریا زیادہ پتی من کہ کہیت ہر ایک  
بتے من اور جمع مالگذا ری اوسکی علیحدہ علیحدہ ہی کہتوںی نمبر دوا اور صاف  
حال علیحدگی کا کاغذات بند و بست سرکار میں اور کاغذات تہوار میں سال بسال  
میں خرچ گانوئے لکھا جاتا ہی اور کچھ اراضی مزدور و عہدہ میں مشاغل نہیں ہی اسکو  
بیداری مکمل خواہ بہیا چارہ کہتے ہیں چلن ہر ایک پتی کا ایسا ہوگا جیسا ایک  
گانوئکانی الحقیقت جہان ثبات علیحدہ ہیں ہر ایک پتی مطابق علیحدہ گانوئے ہے اگر  
حد در سے جو جاکا تمہارا کیا حصہ ہی وہ جواب دہ گا کہ ماری پتی ہفتہ سوہ کی ہے  
باسفدر آنہ کی ہی اور یا وہ تعداد سوہ اور آنہ کی کچھ نہ بتلاو گیکہے گا کہ ہمارا اس  
اسفدر اراضی ہے ہر یک کا چلن اوسیطرح مختلف ہی ہو سکنای جیسا کہ  
زمیندار میں حال موضع کا مختلف ہوتا ہی سوال ایسے موضع میں راج فیصلہ کیا ہوتا ہی  
وقت گنگ شکست کے جب بہت سی اراضی یا کل اراضی ایک پتی کی کت جابی جواب  
میں جہان کام کیا ہی وہاں گنگ شکست نہیں ہی اسن سے کہ سوا جہنا کے کوئی  
کوئی دریا نہیں جو اراضی کا تے اور جہنا ہمیشہ ایک جگہ رہتی ہے مگر شیعہ اس  
کو بعض امکار و تنے جنکو اور ضلع میں گنگ شکست کے محالات سی کام ہر تارائی  
دریافت کیا تھا تک مجکوب چلن اور دستور اس کے وقت گنگ شکست اراضی موضع  
بیدار میں معلوم نہیں ہوئی من اوسکی تلاش میں ہوں لیکن ہفتہ اللہ معلوم  
ہواری قرب جوار کے ضلع میں وقت ترتیب افراد دستور دہا گنگ شکست کے کچھ  
اور نقش کش کامل شہر رواج اور طوقہ باہم کے نہیں ہوئی ہی اب بھی سنا چلن ہے دستان

۲۰  
 صرف اقدار معلوم ہوا ہے کہ اکثر ایسی اراضی کو جس میں تمام گند شکست کا ہوتا ہے  
 موضع پتدار میں یا تو شرک شامل رکھتے ہیں یا اوی جگہ ہر شرک بقدر حصہ ہی  
 بانٹتے ہیں تاکہ ہر وقت شکست و برآمد نفع و نقصان سب کا برابر ہو فصل چارم  
 غیر مکمل پتداری یا ناقص پتداری یہ ہے جہاں اراضی منروعدہ ہر ایک کی جگہ  
 بتی ہوئی اور کچھ شامل ہو جس قدر اراضی بتی ہوئی ہر ایک شرک کے قبضہ میں ہے  
 اور سکال حال بدستور کسی ہر گاہ چھ پتداری مکمل کے بتی کا اوپر ذکر ہوا ہے  
 بیان کرنا چاہئے حالات اور طریق وطن اراضی شاملات کے اول ایک یا زیادہ ہزار  
 سہائیوں سے لگان اراضی شاملات وصول کرتا ہے اگر وہ سہائی شرک موضع ہی تو بتی شاملات  
 اراضی کی جوت کا لگان مطابق رتبہ سہائی کے لیا جاتا ہے کچھ رعایت نہیں ہوتی ہے  
 جس جو کل اراضی شاملات کا لگا وصول ہوگا مطابق شرح حصہ نہ ہو کہ یا پیتات کے بابت لگنے  
 اور گانون خرچ ایسا اپنا علیحدہ کر لینگے دوم وصول مطابق شرح بالا لگا لیکر خرچ  
 گانون پہلے ہو گا اضافہ یا کمی بت جاگا مطابق حصہ کے لگا کر صورتیں اس میں بہت تکرار ہوتی  
 ہے وقت فقہی حساب کتاب ہم کے بابت خرچ غیر واجبی یا زیادہ لکھنے خرچ کے اور جب  
 حساب فیصل نہیں ہوتا ہے حصہ دار اپنی پتی کی مالگزار سی نہیں دیتا پتی اور بہت  
 تکلیف اور وقت ہر ایک شخص کو ہوتی ہے دینے والے کو بھی اور وصول کرنے والے کو بھی  
 سیدوم مالگزار ہر ایک کا مطابق اپنے اپنے حصہ کے سہائیوں شاملات ہی وصول کر لیتا ہے  
 چہارم کہیں کل اراضی شاملات صرف خرچ گانون کے واسطے مقرر ہوتی ہے اور میں  
 کوئی پتدار نہیں لیتا ہے وہ بدستور بہت کم ہے اس ضلع میں صرف ایک گانون میں ہے  
 اس میں لکھتا ہوں طریقہ تشخیص و تحصیل کا سہائیوں سے یعنی کہبت کے جوتنے والوں کے

جو تینے والے خواہ موضع رہنداری خواہ بتداری کامل میں سبھی ایک ہی کے جوتا ہوں  
 خواہ بتداری ناگل میں جوتا ہوں لفظ ساسی سے مراد ہی وہ شخص جو مالگنداری  
 دیتے ہیں مالگندار کو بابت اراضی جوت کے معلوم کرنا چاہئے کہ طریق تشخیص لگان  
 کہیت کا جو باہم مالگندار اور ساسی کا شنکار کے ہوتا ہے وہ محض ایک تخمینہ نہیں ہے  
 بلکہ حقیقی قسمت سالانہ کہیت کی ہی اور بہت نسبت رکھتی ہی پیداوار کے سبب  
 سے زمین اور سکا محض قسم مشہورہ اراضی اور زمام سر زمین ہوتا ہی بلکہ کہیت لینے  
 والے اور دینے والے کو جب معلوم ہوتا ہی کہ یہ کہیت نقد پیداوار کا کافی بلکہ اکثر سراسر  
 میں ہی اسی حساب سے اور سکا لگان سالانہ مقرر ہوتا ہی۔ اکثر مالگندار اراضی اور ساسی کا شنکار  
 کے نزدیک یہ سمجھتے ہیں کہ بعد سنہالی اخراجات واجب بابت کاشت و محنت نر گاؤں  
 باقی حاصل میں نصف حق کاشتکار اور نصف حق مالک اراضی ہی ہیں جو کمی بیشی ایک خاص  
 کو ہو وہ بسبب عوارض خارجی ہوگی مثلاً کمی ساسی اور کثرت اراضی یا زیادتی محنت  
 محنت واجب جیسی اراضی جنگل وغیرہ یا نا واہتیت مالک اراضی بعد اودیدار سے  
 بابلے باقی اور کم زوری وغیرہ اس کے سبب لگان دوامی حقیقی کہیت کا غیر شجر کو  
 دریا بن کر نادر شوار بلکہ ناممکن ہے الا بطور تخمینہ کے اب واضح ہو کہ بروقت بندوبست آئینہ نم ۱۸۳۳ء  
 بعد تشخیص مالگنداری موضع کے سرکار نے ہر ایک مالگندار موضع کو حکم دیا کہ تم اپنے گاؤں کا مالک بنو  
 ساسیوار کر کر جمعندی داخل کرو چنانچہ ہر ایک موضع کے مالگنداروں نے اپنے اپنے موضع  
 کی اراضی نر و عد کی جمعندی داخل کی اور زمین تفصیل ساسیاموروثی اور غیر موروثی  
 اور باسی کاشت سے تعداد اراضی کاشت ہر ایک کے نمبر وار قطع وار تفصیل نقدی و بتائی کے  
 لکھی تھی وہ جمعندی ہر موضع میں مشہر ہوئی اور مالکداران سرکار نے ہر ایک موضع کی

ہر سامی کو سنائی جس موضع میں سامیوں کی حرکت و درباب کمی و بیشی اراضی اور  
لگتے اور درباب موروثی غیر موروثی کے جو عذرات پیش ہوئے سرکار کی طرف سے رفع  
نزلے گئے بعد اوسکے وہ جہندی منظور ہو کر شامل بندوبست ہوئی اور جس موضع  
میں رواج جہندی کا نہیں تھا بلکہ دمارہ کا تھا وہاں صرف فرد کاشت لیگی مگر جو کہ  
اضلاع غزنی میں اکثر حال کاشت اور سامی کا ہمیشہ برابر اور یکان نہیں رہتا ہے  
دیہات میں بہت تغیر و تبدل سامی و کاشت اور لگان کا ہو گیا اور کہیں کہیں بدو بھی  
رہتا ہے + اب جو ہر سال طریقہ تشخیص اور تحصیل کا سامیوں سے جاری ہے اوسکے تفصیل  
لکھی جاتی ہے + طریقہ تشخیص اور تحصیل لگان کا سامیوں سے دو طرح ہے ایک  
نقدی کی تحصیل دوسرے ثباتی کی تحصیل پہلا طریقہ تحصیل سامی سے  
نقدی کا نقدی کا تحصیل کرنا کہ جس کو کہیں بکا اور کہیں ٹکڑا اور کہیں پتہ اور  
کہیں نقشی اور کہیں توحی اور کہیں رمی بندی اور کہیں در بندی کہتے ہیں اوسکی  
چند صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ سامی اور اراضی اوسکی معین چلی آتی ہی نہ لکھی اراضی  
گہشتی برہمتی ہے نہ لگان اوسمیں سے بعض جگہ در بندی کہیت دار مفقود ہوئی  
سے صرف لگان مقرر ہی جسکو کہیں مقررہ اور کہیں نور کہتے ہیں اب کتابت لکھی  
اور کہیں در بندی ہی حساب کتاب میں لکھی جاتی ہے اوسکی نوشتہ خواند جدید کہی نہیں  
ہوتی ہے دوسرے یہ کہ سامی کی اگر حد مقرر ہے لیکن کہی کہی وہ سامی اوسمیں  
سے کہہ کہیت چھوڑ دیتی ہے اور کہی اوجوت یعنی حساب سال اور اپنے آلات اور  
آدمیوں کی زمین کہی کسی گاونہیں تو تحریر شدہ و قبولیت کی بھی رسم ہی اور کسی نوین  
حرف کا غلطواری میں لکھا جاتا ہے مگر وہ سامی رب اراضی کہی نہیں چھوڑتی ہی پس ان

ہٹام کی سہامی کو موردی و چہرہ بند کہتے ہیں یعنی اگرچہ کہیت ہٹام اوس کی  
 جوت کا ہو لیکن جہان دو چار برس اوسنے جوت لیا پھر زمیندار اگر چہ چور اتا ہی تو وہ  
 سہامی غدر دار ہوتی ہے کہ یہ اراضی ساگند شتہ پوستہ میں ہماری جوت میں تھی اور  
 فی الواقع جبک نوشخواند میعاد کی ایسے کہیت کی باہم زمیندار اور سہامی کے ثابت  
 نہیں ہوتی ہے تو صرف لمحاظ قبضہ چند سالہ وہ سہری سے بدخل نہیں کہ جاتی ہے  
 اور درحقیقت ضلوع مغزنی میں ایسے ہٹام کی سہامی کو موردی کہہ سکتے ہیں  
 اور ایسی ہی سہامی میں رواج وراثت کا بھی جاری ہی اکثر باب کے مرتبے بعد  
 مینا یاد دہنرا وراثت بحب طاقت اراضی کو جوت کرتا ہی مگر اور کچھ صورتیں بھی  
 کاشت کی مثل پھ اور رس اور مہ اور تہیکہ وغیرہ اس ملک میں جاری نہیں ہیں معلوم  
 ہوتا ہی کہ ایسویں اس ملک میں سرکار نے نیلام کاشت بھی بوجہ دگری وغیرہ  
 ممنوع رکھا ہی ہے سہامی یہ کہ کہیت اوس کے ہر سال بالکل تبدیل ہو جائے بحسب رضا  
 باہم اوس کے اور مالک کے یعنی ہمیشہ وقت تردد دانی جوت کا تو اقرار کیا کرتے ہیں  
 صورت میں کہی نوشخواند ہوتی ہی اور کہی صرف کاغذ بٹواری بلخصوص رہتا ہی  
 چوتھے سہامی جو کہی کسی گانوں میں اور کہی کسی گانوں میں رہی اور اراضی بھی نہیں  
 کہی کوئی جوتے اور کہی کوئی جوتے تو کہی نوشخواند قبضہ قبولیت کی ہوتی ہے کہی نہیں  
 ہوتی ہے بٹواری کے کاغذ بر منحصر رہتا ہی ایسی اسکیو ٹولا اور خوشباش کہتے ہیں اور  
 وہ سہامی بحالت چہورائے کہیت کے دعویدار نہیں ہوتا ہی لمحاظ اس کے کہ اوسکو الگ جگہ مانتا ہی  
 منظر نہیں ہے مگر البتہ جب وہ کام کہیت کا شروع کر چکے یا اوس سال میں اوسکا اونٹنے کا راہ  
 اسکا نوٹ نہیں ہوتا ہی تب وہ دعویدار ہوا کرتا ہے ایسی سامیوں میں بھی وقت

نالشی سرسری لحاظ قبضہ اراضی کا گذشتہ پیوستہ ہوتا ہی باجیون سہاسی  
 باہیکاشت اونکی بہت صورتیں میں بعض جگہ یہاں ہی کہ وہ سہاسی دوسرے گانوں میں  
 البتہ ہستی ہے لیکن اس گانوں کا کہیت شل سہاسی موروثی کے ہمیشہ جوت کرنی چاہی  
 ہے اور اس کو اپنا حق سمجھتے ہے اور سیرج مالگرا کے بدل کر لے سے نہیں جوت کرتی  
 ہے اور نہ پشی لگان ہو سکتی ہے اگرچہ وہ اپنے گانوں کو نت میں اراضی جوتے یا نہ جوتے  
 اس اراضی کو اپنی کاشت حقیقی سمجھتی ہے اور اس کو آباد کرنی ہے دوسرے سہاسی اپنی  
 جوت گانوں غیر سکونت کو کچھ حقیقت نہیں سمجھتے جو اپنے گانوں کی جوت فراغت  
 ہوئے تو وہ بھی جوت لے در نہ نہیں تیر بعض جگہ یہاں ہی کہ شلا ایک گانوں  
 کی یعنی سکندر پور کی اراضی دوسرے گانوں یعنی فیروز پور کے قریب اور وہاں سلف  
 میں کسی طرح کاشت مالکان فیروز پور میں تبر لگی ہے تو بالکل نظام اس کا مالکان  
 فیروز پور ذمہ ہی وہ ایک لگان مقرری مالکان سکندر پور کو دیا کرتے ہیں اور جب  
 اختیار تر دو مالکان سکندر پور کو اس میں نہیں وہ اراضی کبھی خود مالکان فیروز  
 جوت کرتے ہیں کبھی اس میں سے جوت کرتے ہیں اور اکثر اس اراضی میں بھی اس میں  
 شربک فیروز پور کے ایک حق جانتے ہیں اور بطریق تعلیم اراضی تعلیم حاصل کیا  
 حصہ بطور اپنے گانوں کے سمجھتے اور کرتے ہیں اور یہی ہو طریقہ ہے نظام اراضی کہیت  
 بت کا ہونا ہی یعنی محال سکندر پور کی اراضی ضلع فیروز پور میں ہی تو کبھی بالکل  
 نظام مالکان محال کے ذمہ اور کبھی ساکنان موضع ذمہ کہ اون کے ضلع اور حد میں داخل  
 سے ہوتا ہے دوسرا طریق تحصیل سہاسی غلہ کا اس عمل میں در حقیقت  
 دو صورتیں ہیں ایک کنکوت دوسری بنائی کنکوت یہی کہ تخمینہ غلہ کا کھری کہیت



بر سر جو جانا ہے اور اس زمین سے مالک بچہ حصہ کا غلہ یا اس کی قیمت نقدی لے لیتا ہے  
 اور بتائی یہ ہے کہ جس موجودہ کا کہیت یا خرمن یا غلہ بعد طیار کی بابت لیا جاتا ہے  
 مگر ضلع مغربی میں گانوں کے لوگ ہر طرح کے اس عمل بہ تمیز نہیں بولتے ہیں دونوں  
 صورتیں ہر یک لفظ سے تلفظ کیا کرتے ہیں اس واسطے تصریح ہر یک کی محفل لکھی جاتی ہے  
 جاتا جائے کہ اس عمل کو کہیں علی کہیں بتائی کہیں کنکوت کہیں کوت کہیں بھکاری  
 کہتے ہیں یہ عمل سوا اجناس اعلیٰ مثل نشکر اور کپاس اوتیل اور کچھانہ کے اور  
 اجناس میں ہوتا ہے اور بتائی کے مقابلہ میں ان اجناس کی تحصیل جو از روی نقدی  
 ہوتی ہے اس کو ضبطی کہتے ہیں اس طرح کے عمل میں بھی نوشتہ خواند باہم ہوتی ہے کہی  
 نہیں ہوتی جو حصہ رعیت اور مالگذار کا قرار جاتا ہے وقت کاشت تہر جانا ہی مثلاً حصہ  
 مالگذار کا کہی ایک حصہ اور دو حصہ رعیت کے کہی آدھا آدھا کہی اور کم و زیادہ تہر جانا ہی  
 بحلیات ارضی اس ملک میں ہمیشہ طریق دینے حق مالک کنکوت سے سمجھتے ہیں اگرچہ  
 وقت فراراد کاشت ذکر آوے یا نہ آوے لیکن ہمیشہ طرفین چاہتے ہیں کہ تعین قرار  
 حق مالگذار کنکوت سے ہو گا جب کنکوت میں اون کے نزدیک کچھ فتور و فحاح ہوتی ہے تب  
 طرح سے بانٹتے ہیں اسی سبب تمیز فرق کنکوت اور بتائی کی اس ملک میں کچھ نہیں ہے  
 اس عمل کو علی العموم انہیں الفاظ کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں جو اوپر لکھے گئے طریق کنکوت کا  
 یہ ہے کہ کنیاں یعنی تخمینہ کرنے والے لوگ جو ہمیشہ کن کرتے رہتے ہیں اور اون کے تخمینہ میں غلطی کم اور  
 دونوں کے نزدیک معتبر ہوتا ہے بہرہ منہوار کی کہیت بر جا کرنی ملکہ مردہ کا تخمینہ کرتے ہیں  
 اور زمین بر سر کہیت چوتھائی کہتائی ہو کر ایک شخص سو جاتی ہے اس میں بمقدار اپنے  
 حصہ کے مالک ارضی یا تو غلہ یا قیمت اس کی رعیت لے لیتا ہے اور جو کنکوت پر دونوں طرف

نہوے تو وہ کن باہم نہیں رہتا ہی اکثر زمین ٹکرا رہتی ہے آسمانی وجوہات نامنظوری  
 کن کہتے ہیں کہ کشتی ہے بحیثی مالاگذار کو کچھ درجہ زائتر تاسی کہی مالاگذار بہت  
 ایستادگی چہور نے میں کر تاسی تو ناچار آسمانی اسٹینڈر دیتی ہی اور کہی وجوہات نامنظوری  
 کے اور طریقہ ہی جاری ہوتے ہیں جسے کہتے ہیں چیر کر بانٹ لیتے ہیں یا کورہ یعنی کہلیان  
 بانٹ لیتے ہیں کہی مالاگذار کے آدمی دیکھنے رہتے ہیں جب بیت غایا کشتی ہی بتائی کا  
 کہلیان علیحدہ رکھواتے ہیں بعد طباری غلامی جھٹہ کا وزن کر کر لیتے ہیں اور کہی  
 مالاگذار کو فرصت نہیں ہوتی اور آسمانی کو تھم جاتا ہے کافے اور تانے غلامی کچھ  
 نہ رحمت نہیں کر تاسی بعد طباری آسمانی کے دہرم سے لیتا ہی اور سکورام کو تھلیا کہتے ہیں  
 اور کہیں اوٹو کروں سے لینا کہتے ہیں اسکی صل بہ ہی کہ آسمانی جو جا ہی اپنے ہاتھ سے  
 دیدے کس واسطے کہ ہندی میں کرمانہ کو کہتے ہیں ایک قسم بتائی کی گیار ہی اسباب  
 کم بیدار کی آسمانی کہتے چہور دیتی ہے مالاگذار اوٹو کو تھلیا مگر وہ آسمانی جو  
 صرف بتائی کی ہے جو تاسوتی ہے اور وہ مالاگذار جو حد سے زیادہ سخت ہوتا ہے کہ کچھ عات  
 نہیں کرنا چاہتا ہی یا اور کوئی سبب ہو کہ گانون سے قبل طباری غلامی کے بہاگ گئی یا  
 لاوارث ہو گئی تو ہی مالاگذار لینا ہی بہت دور ہو کر آرام کو تھلیا اور گیار ہی حقیقت  
 طریقہ دوسرے صورت عمل کے ہے یعنی بتائی ٹوٹا کنکوت کے اکثر ضلعی بورب میں اسطرح کا  
 قرار ادھی بروقت اقرار کاشت ہی تھیر جاتا ہی کہ کنکوت ہوگا یا بتائی مگر نہ ضلع  
 میں صرف در صورت ناموافقت کے بتائی ہوتی ہے ان وجوہ سے جب مفدمات سسری میں  
 قیمت غلہ کی ہو تو بہت ہوشیار کی تحقیقا جامی کہ درحقیقت کس قدر لگان غلامی آسمانی  
 جائے بموجب قرار داد باہم اور حفاظت طریقوں مذکور کی کس واسطے کہ ایسی ش میں

تخصیص نزاع حالات گذشتہ و پوستہ سے مطابق نہیں ہونگے تو ادنیٰ نسبت صحیح حساب اور ثبوت قرار داد باہم اچھی طرح دریافت کرنا چاہئے۔

بجائے عکدار سی سرکار سے رواج عمل غلط کی تحصیل کا بہت تباہ بہت کم ہی اکثر یہ عمل ناقص اراضی میں مثل بہوڑ اور ریت اور نو نو میں دو تین سال تک ہوتا ہی مثلاً اکثر ایسی اراضی جن میں آفات ارضی و سماوی کا زیادہ اندیشہ رہتا ہی یعنی سیلاب یا سوس خوری یا اینٹے کے اراضی جس میں پالہ اور زراہ زدگی کا شدید بہت ہوتا ہی غرض کہ عمل کچھ جہاں نہیں ہے وہیں بہت رخصتی اور فساد ہوا کرتے ہیں اب یہاں اکثر ارضی میں بہت کم ہوتا ہی دیہات معافی اور جاگیر زمین زیادہ ہوتا ہے جہاں چھوٹے چھوٹے معافدار اور جاگیر دار خود اراضی کے تحصیل کرتے ہیں اور ہندوستانی عکدار میں اب بھی بہت ہی ظاہر اسباب و سبب کا عدم قناعت ایک مقدار معین پر سبب عدم انصاف داخل و محتاج کے معلوم ہوتا ہی با اپنے نزدیک یہ سمجھتے ہوں کہ حسیا پیدا ہوتا ہے و سیاہی لیتے ہیں۔ میرے سامنے ایک حساب کلکٹر نے ایک راجہ مالک ملک سے ملاقات کے وقت پوچھا کہ آپ کے علاقہ میں تحصیل کا کیا انتظام ہے راجہ صاحب نے جواب دیا تھا کہ صاحب ہمارے علاقہ میں ہر سال چھ سائیدار دیکھاویا لے لیا وہ حساب کلکٹر اس بات پر بہت ہنسے کہ ان لوگوں کے نزدیک یہ بہت سہل ہے کہ حسیا پیدا ہوا اور زمین تھیک حق سرکار کا سرکار کو اور تھیک حق رعیت کا رعیت کو مل جائے اور فساد نہ پھیریں۔ افسوس ہے کہ اگر تہوڑی سے محنت کر کے اپنے ملک کا انتظام بطور نقدی زمین چھ سال کو کر دیں تو رعایا بھی آباد ہوگا اور نواداروں کے عمال کو نشانہ پوری اور داد دی رعایا اور زمین پر اور تہوڑی فساد و فتنہ کی فرصت ملے گی یہ کہ ہر سال عمال ادنیٰ

لوت کہوند رعایا پر اپنے زر معاہدہ اور تفرغ کی تحصیل کے واسطے متوجہ رہیں نورست  
 داد دہی اور سپاہ غریبا کی کہان ہوئے۔ ہتور اساحال علاقہ ہندوستانی کا بطور منور  
 ہیں جگہ لکھا جاتا ہے کہ یکم شہر حصہ میں سرورندہ کے عہد دولت میں بہت شور تھا۔  
 کرنیائی کا اور عیسا اور نکے و مانگی اوس عہداری سخت گیری میں بہت تنگناں تھی  
 اوسکا سبب یہ تھا کہ شروع سال میں کاشتکار کو کبوتر کر دے کہ اسے جب کبھی تیار ہو  
 کیاں یعنی ٹخنہ کنندگان مقرر ہوئے کینوں نے گانون کا گن کر کے تحصیل کے پاس  
 تعداد اوسکی لکھا دی تحصیل دار نے اپنی خیر خواہی سے اوس پر سوایا اندہ کر دیا کہ  
 بہیہ یادیاں کے دیوان اوس پر ہی سوایا اور بنایا بعد اسکے از سر نو پنج بازار جمعندی کی ہو اس  
 جمعندی پر لاء خواہ لاء فی سیکر سے ابواب مقرری اور بد ہا کر اوسکا مطالبہ ہوا اوس  
 روپہ کی عوض میں ہر دوسرے کاشتکار کو جو رہ گیا تھا سبک صاحب نے فرق  
 کر کے بوالیا کاشتکار روپے جہان تک چوری جاری کر کے جو کھاتے اور لیتے بنا سوا  
 ہی سبک وہ لوگ تردد کم کرتے تھے اب اللہ تعالیٰ نے اوس رعیت کے حال پر عنایت کی  
 کہ وہ علاقہ عہداری سرکار میں آگیا تب سے وہاں بہت کہتی ہوئی، شاید لمضای  
 کے قریب ہی پہونچی ہو فقط وقت ملاقات عمال ہندوستانی عجیب طریقے سے سنی جاتے  
 ہیں ایک طرف بات ہی کہ عہداری سرکار میں بھی اکثر برے برے علاقہ دار اور اہل  
 ایشیا و عادات بے نظامی اپنے علاقہ کی نہیں چھوڑتے ہتور اساحال علاقہ دار کا لکھنا  
 ضرور ہے برے برے علاقہ دار اکثر خود متوجہ اپنی بے نظامی کیلئے نہیں ہوئے ہیں  
 لوگوں کے کارخانہ بر اکثر الکیا و دنا ب را کرنے میں سیاہ سفید لٹکے اختیار میں ہوتی  
 سرکار کے ہوا و ہند کے پاس متی ہے ان کے علاقہ جات میں عمل ہستی کا تو دستور ایسا ہے

کم ہے دیہات کی تھیکہ بندی اکثر ہوا کرتی ہے مگر اوس میں ایک آفت اور ہی کہ اصل مال کا  
 روپیہ بہت کم وصول ہونا ہی سبب مقرر ہونے ابواب چند اور تندرست و مستعد اقارب اور  
 شوسلین کے اور فتوح مثل جابرہ اور پٹیل اور سینٹھ اور سن اور رسن ششکیر کا اور  
 قندسیاہ اور لکڑی واسطے خرچ کے چھوٹا گائون ہو یا تبراہیم ابواب مزدور مقرر ہوتا ہے  
 اور کبھی کبھی دیوان یا کارندہ کچھ واسطے اپنے علیہ جمع تھیکہ سے مقرر کر لیتا ہے  
 اور اس تھیکہ میں بھی سطلق استقلال اور مضبوطی قول کی نہیں ہوتی ہی اول تو تھیکہ دار  
 اور ذمہ دار تحصیل موضع کو کچھ طہمان آبادی سو صبح کا نہیں ہوتا ہی ادنیٰ سبب  
 سے اور بعض جگہ بے سبب ہی تھیکہ تو راجا نامی اور کرار اور کٹا یا پیش ہوتا ہی دوسرے  
 جو تحصیل تھیکہ داران اور تحصیل سہا سوار کے واسطے کارندہ مقرر ہوتا ہی وہ بھی بے غماز  
 اور طرفہ بہرہ کی حالت منصوبی میں تو اوس کو وہ اختیار دے جاتے ہیں کہ جو چاہے کرے  
 جاتے ہیں عین الحال چھوڑ دے جسے چاہے زیادہ لے اور بے اعتدالی اس قدر کہ ایک ایک سال میں  
 کئی کئی کارندہ تبدیل ہوتے ہیں اور بعض اوقات بالکسرت ہوتا ہی یعنی قدامت خاندانی یا او  
 کسی سب سے کسی طرح بدخل نہیں کئے جاتے اگرچہ مال مردم خور حرا ندرہ اندادہ بے عمل مدخل  
 بے ایمان بد نظام خود کش سربرون کی سب سے بہت تضایہ ہوتے ہیں اور یہ سب ہی جیسے  
 برج و مول حقیقی نہ تحصیل علاقہ اور موضع کے ہو جاتے ہیں اور بجاری عیت گائون کی حیر اور پٹیل  
 رشتی ہی اور بہت سے آدھو کا جکی ضرورت نہ تھی دخل کار خانات میں رہتا ہی ان کے نظام کو نہیں  
 گویا اپنی ریاست کی نمود ہوتا ہی اور اس سہر کو کہ فلان ریسن جابرہ ہولای وہ کچھ نہیں جانتا کار  
 لوگ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں باعث فحار جانتا ہی اب بھی جہاں کہیں تھوری علاقہ دار کچھ نہیں ہی  
 سے ایک لے رافت ان لوگوں کے یہاں ہی کہ او کو خاندانی اور موت کے واسطے بہت دیکھ سبب سم خاندانی

در کار ہوا کرتا ہے خمر اور طرے سے مشقت اور بے غرقیت اور تہادین لیکن یہاں خیال بہت کم ہوتا ہے  
 اسی سبب کہیں کچھ روپیہ اپنی ملکیت اور عسالت کی آبادی میں صرف نہیں کرتے ان کو زمین  
 زیادہ صرف کرتے ہیں اگر شادی میں کچھ کمی بھی ہو تو ہو لیکن شخص متمول کے موت تو گویا اس کا  
 واما مذون کے واسطے موت ہی مگر بعض جگہ علاقہ غوانان اور جادون میں جو تہور سے  
 تہور سے اس نواح میں میں فی الحکمہ نظام سی یہ لوگ اکثر قول و قرار پر قائم رہتے ہیں اور یہ  
 آبادی ملکیت میں بھی صرف کرتے ہیں فقط حال جنم بہوم کی محبت کا  
 حب وطن جو جنم بہوم کی محبت کہتے ہیں اس کو حسب سبب میں درجہ بدرجہ لکھ جاتے ہیں  
 پہلا درستی سعاش دوسرا ارام نصف و عدالت مالک ملک یا شہر یا قصبہ یا گاؤں  
 سے تیسرا اجرائی سلسلہ تجارت اور پشہ مرد جبہ میں مہارت ہو جو ہنر محبت  
 افکار اور کتبہ برادری کی بانچوان باحسب سونے رسم شادی اور بیاہ کی  
 جتنا محبت عمارت اور مکانات وطن کی ساتوین موافقت آج ہوا اپنی وطن کی  
 پس اتنے سبب میں جسے آدمی کو محبت اپنے وطن سے ہو اگر قریب ہے جتنے ہی درجہ  
 بدرجہ باقی رہتے ہیں اکثر آدمی اپنی بدیش اور اپنی قدیم رہنے کی جگہ نہیں چھوڑتا جب ان  
 باتوں میں خلل ترما ہی جائے جا رہا اور سکود وطن چھوڑنا ہوتا ہی نہیں بعض بات خاص میں اہل  
 دیہات کے لئے اور بعض بات خاص میں اہل شہر کے ساتھ خصوصاً اہل شہر کا اور جو ان کے ساتھ  
 وطن کے ہوتے ہیں اس کا بھی جگہ لکنا چاہیے اور یہ کہ اکثر پہلے کے تین امر لکھا جا رہا ہے کہ ساتھ  
 علاقہ رکھتے ہیں اور باتوں سے ان کو کم علاقہ سے پس عاید دیا کی جگہ کہ درستی سعاش ہو  
 ارام نصف اور خبر گیری مالک سے ہو اور تجارت یا پیشہ جو کچھ وہ کرتے ہوں اسی طرح  
 ملے اس میں ایزانہ پادین و اما البتہ زیادہ آبادیوں کے کیونکہ ظاہر ہے کہ غبار عاید ہوتا

اعلیٰ حاکم تک نہیں پہنچ سکتی ہے اور اپنے ہر معاملہ میں تخفیف کو حاکم تک نہیں پہنچا سکتے ہیں۔  
 وہ اپنے حقیقی معاملات کا حاکم زمیندار اور مالک موضع کو جاننے میں بس مالکان موضع جو  
 ان کے حال کے خبر گیری کریں اور اس کے باعث او کو آرام ملے تو یقیناً اس کا نوہن بہت  
 سی آبادی رعیت کی ہو اور اس مالک کو ان کے سبب کے برابر فائدہ ہو اور ان کے سبب آبادی  
 چند باتیں میں کچھ بہت نہیں ہیں اس کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے اور انہیں تین باتیں  
 متعلق ہیں یعنی معاش اور نصرت اور شہر کی تفصیل اور ان باتوں کی کہ جس کے باعث سے  
 رعایا کو بے آرامی ہوتی ہے اور جس کا نوہن بہت باتیں ہوتی ہیں وہ کا نو آباد نہیں ہوتا  
 پہلے زمیندار یا پیدار یا تحصیل موضع کا قایم نرمنہ اپنے قول و قرار پر دوسرے  
 مالک کا خبر گیران نرمنہ کہ ان کی زراعت اور تجارت اور نقصان ہونے والے چیزیں  
 اپنے منفعت کے واسطے ان کے شمار سے زیادہ لینا چوتھی غریب رعایا کو بلا امتیاز  
 کامل اپنے کاموں میں لگانا یا جو زمین پر وقت طلب کرنا لگا کر محاسبانہ کے پاس کچھ  
 حایا دہن چاہتے اور کا کہتے گئے جاسے اور جاہد دلائق اور لگان کا نہ تو خواہ مخواہ  
 ان کے آلات اور سبب لینا ساتویں مستعد شخصوں کی مختلف حکومت جس کو کانوں میں  
 بہت کہتے ہیں انہوں نے حفاظت ان کے عزت اور مال کے اور ہشان نواح اور موضع  
 کے ہاتھ سے کرنی نوین جو مالک خود پیوہر گت کرتے ہیں اور کا حد سے زیادہ  
 سود لینا دس جب ایسے امور میں مالکدار لحاظ رکھتے ہیں تو ان کے کانوں میں شک  
 اچھے اچھے کاشتکار اور اچھے پیشہ ور بہت بہت روز تک بستے ہیں اور جب ان کو  
 طمینان ہوگا اپنے امور ضروری کی دہنی کا تو کاشتکار اراضی کے درست کرنے میں  
 محنت اور کوشش کریں گے اور پھر ہر تجارت کا کام پہلے دیکھ کر ہی ہر

اپنے پیشہ کو رونق دینے باہم ایک سے دوسرے کو فائدہ ہو کر موضع آباد ہوگا جیسا کہ  
 کوایام اور فائدہ ہوتا رہے گا آبادی موضع میں کچھ دخل بہتری اور نقص راضی کو نہیں اکثر  
 گوشت آبادی اور محنت کاشتکاری کے سبب میں ناقص بھی ہو جاتی ہے اور اکثر کئی  
 کاشتکاران اور میدلی اور بے محنتی کے سبب کہ وہ اور کچھ اتوں سے ہوتی ہے اچھی اچھی راضی  
 ہو جاتی ہے بہت دیا میں جنگی راضی بہت اچھی ہے کہ سبب غفلت مالکان کے خراب برابری اور  
 اکثر دیہات ناقص راضی کے اب جیسے ہو گئے ہیں + سی جگہ مناسب اور خردن کا لکھنا جسے  
 ناقص راضی بھی ہو جاتی ہے پہلا کوایا، دوسرا بلس یعنی گھوڑا خواہہ الایک خلعت  
 سنی دینا تیسرا چند مرتبہ کہیت کو جو ناقص بننے کے چوتھا کھائی پر بند کہیت کی بنا جس میں  
 او میں جذب ہو اور حفاظت اور جارت سے رہے باخوین جو کہ اس موجب کم پیداوار کی ہیں اور  
 کہیت سے نکالنے رہنا اس جگہ ضروری اور خردن اور گھاسوں اور خردن کا لکھنا جو راضی  
 کو خراب کرنے میں باہمی سہری بہت تری سخت گھاس جہاں باندہ کر سکتی ہے اور کچھ ایام میں  
 کچھ درخت بہت اونچے جانی ہے جبر یعنی پخت او کی ایسی مضبوط ہوتی ہے کہ اگر کھارے نہیں  
 اور کھرتی کاشتکار کے ہاتھ سے بہت عافز میں ایام خشکی اور کم بارش میں بہت ہوتی  
 اور ان دیہات میں چھابانی تلخ ہے یہ آفت زیادہ ہے جبر کی بہت اسعلوم نہیں ہوئی حقد  
 کہ وہ دین نکلتی آتی ہے بعضے کاشتکار کہتے ہیں کہ کوایا میں باہم پس جبر نکلتی ہے  
 والدہ علم ظاہر بہت سخت اور حجم دار گھاس ہے اور زراعت مطلق اور ہنر نہیں دیتی  
 کانس یہی ایک آفت ہے اور تھوڑے روز میں بہت راضی میں پھیل جاتی ہے  
 اس سبب کہ ہنگامہ سوا میں اور تانہ می شہور ہے کہ بارہ ستر میں جاتا رہتا ہے اور کھانہ  
 ہوتا ہے کہ شاید اب اس جیسے جانیکو تو ابی تک ایک گھاس دہن پیدا ہوتی ہے



نہایت نازک چھوٹے چھوٹے تانے کے سے بانوں جا بجا ہو جاتی ہے اور جڑ اور کیلسی کمزور  
 ہوتی ہے کہ صرف بل کے پہاڑ کی نوک کے قوت جاتی ہے اور جب ٹوٹ کر گر جاتی ہے تو کہیت  
 میں گہورے کا کام کرتی ہے جب یہ گہاس کا نس میں پیدا ہوتی ہے تب کانس جاتا ہے  
 برگہ برد رطلع من پوری میں ۱۸۴۲ء میں دیکھا تھا کہ تمام برگہ کی اراضی میں سقہ  
 کانس کھڑا تھا کہ گہورے کا سوار نہیں معلوم ہوتا تھا اب اس جگہ ایسی زراعت  
 خریف کی ہوتی ہے جو کہ یہ کانس کھتر درجہ میں ہے ہر سال ہوتا ہے اور زور  
 محنت سے نکل جاتا ہے اور برسات میں جل جاتا ہے جڑ اور کیل مانع زراعت نہیں ہے مگر کڑو  
 زمین کا البتہ کم ہو جاتا ہے مگر جسکو اکتاہت میں بشر صدر کٹیک جکے زرد بول ہوتا ہے  
 بشر مدار سیون جب کہیت چند روز تک بخیر رہتا ہے اکثر موشی گاؤں کے اوسمیں  
 گہاس جڑ کے واسطے جاتے ہیں اور موشی بول کی پہلی جگہ سینگلی کہتے ہیں کہا کرتے ہیں  
 تخم اوسکا جانور کہ پت میں نہیں گلتا ہے جب وہ کہیت میں گوبر کر لے میں دخت  
 بول کے جم نکتے ہیں کہیت میں جہاں جابا بچ دخت ہوئے وہ کہیت بکا محض  
 ہو جاتا ہے۔ میں ایک گاؤں دیکھا ہے کہ ایک لگاڑی با میدان کی جمع اپنے کل گاؤں کو  
 بخر والا اور کسی اسمی بسنے نڈیا اور آب ہی مع اپنے اقدار کے کام کم کر دیا اور  
 معاش اپنی ہمیشین اور گائیں بالنے پر رکھی اور اوس گاؤں کی ارضی کو چراگاہ  
 مقرر کیا موشی جو سینگلی کہا کہ وہاں جڑ لے ہر تہی تمام گاؤں بول کا جنگل ہو گیا ہے  
 اکثر مالک ارضی کے کہیت میں دخت رکھنے سے شامی کو منع کرتے ہیں اور سر کی گہاس  
 یہ ایک خاص زمین کے ساتھ مخصوص ہے دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو نہایت حقیف جسم اور  
 گہر گہری وہ بوسے کے کھانے کے کام کی نہیں ہوتی ہے اور دوسرے گہاس جو بوسے کے

کام کی ہوتی ہے وہ گرہ دار تبری اور نرم ہوتی ہے اور اسی کے چھوٹے سم کو دوب کہتے ہیں  
 یہ دوسری کہا جس بس اراضی میں ہوتی ہے وہ اراضی محض بیکار ہوتی ہے اور میں  
 کچھ پیدا نہیں ہوتا ہی مگر ایک بات میں غور کیے یعنی یہ قسم اور کی تہرتی نہیں ہے جہاں ہی میں  
 ہے جب کہیں اور کے اراضی میں آبادی ہو جاتی ہے اور پر وہ آبادی جاتی رہتی ہے اور یہاں  
 اور اراضی کو قریب قریب زمین جہاں غلاظت آبادی کی تہرتی ہے درست ہو جاتی ہے اور غرض کہ  
 اور کی اراضی میں اور تہرتی ملجانے سے اور جو نا اور تالاب کے متنی ڈالنے اور درست ہو جاتا ہے  
 مگر اس دس میں اور کی اراضی درست کر نیک دستور نہیں ہے مگر درخت انہی باشندہ  
 با مول کے اور میں ہو جاتے ہیں کہ درخت کو اکثر تہرتی نہرتی اراضی اور کی کہو ذکر  
 رکھتے ہیں اور یہ طرح جو تے جو تے باغچہ بھی بناتے ہیں غرض کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اور کی  
 زمین اس قدر کہو دی جائے کہ بچے سے دوسری تہرتی نکل آویں تب وہ اراضی قابل غلاظت  
 ہو جائے گا تو ان کے آدمی کہتے ہیں کہ کہیت مدت تک برے رہنے سے اور ہو جاتا ہے مگر بہر  
 غلط معلوم ہوتا ہے اور کی قسم علیحدہ ہوتا ہے اور میں بھی کہیں کہیں کہیں کہیں  
 چیز پیدا ہوتی ہیں جہاں اور میں کہیں کہیں نشیب و فراز ہو جاتا ہے اور گیس کم جتنی ہی اور  
 نشیب و فراز ہوتا ہے کہ اور میں بانی برسا میں بہر اہم ہاں تو اور میں کہیں کہیں بانی گیس کم  
 خود رو پیدا ہوتا ہے اسی اراضی کو دیہانی لوگ چہل کہتے ہیں + دوسرے جہاں گیس کم  
 جتنی ہی اور تہرتی تہرتی کی غالب ہوتی ہے اسی کہ سفیدی زمین پر معلوم ہوتی ہے  
 اور میں یہیم نکلتا ہے جسے دہولی لیکر کتروں کے دھونڈ میں صرف کرتے ہیں اور اوتی کہیں  
 کہیں کاچ بنتا ہے فصل یا پھوس طریق انقلاب قبضہ اراضی کے یعنی معاملات دوسرے  
 مالکان اراضی اور غیر مالکوں قاتل اراضی کے جسے قبضہ اراضی کا اہل تہرت ہو جاتا ہے

اسکی بہت صورتیں ہیں جیسا اسپین تہرا ہوا اور ان معاملات کے حسب رواج سابق  
 بہت سے نام تھے مثلاً بیعوت یعنی بیعنامہ گزرت ٹہری سوہا دن یعنی زمین نا تہہ  
 یعنی لاواست وند یعنی حاکم کا روپیہ دنیا پرا او سکے سبب کی ملکیت دوسرے کے فضل  
 پر گئی ہوگی ان سکلی یعنی خیرات چہر گنا یعنی کسی تو یا پھر جبراً نا و ایجہ سہ بہا یعنی جہیز جو  
 بہا یہ لفظ عدا ری سابق میں متعل تھا اب سرکار کی عملداری میں یہ لفظ ترک  
 میں اور دوسرے لفظ جاری اور متعل ہیں مثلاً بیع زمین گویا تھیکہ سپردگی وراثت نامہ  
 یعنی بلے وارثی اور بعض جگہ اکثر الفاظ سابق بھی اتیک جاری ہیں مثلاً ضلع بر شہر  
 میں گنواہ اڈک ٹہری سوہا دن ان سب کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے یہ محظ  
 بیعنامہ زر خرید گنواہ قبلا اڈک نیلام یہ سب صورتیں صاف سچ کی ہیں کہ ایک شخص نے  
 اپنی ملکیت یا پشی یا حصہ جزوی زمین اپنی ملکیت کا کیسی تاہن بیچ ڈالا ایسی صورتیں ہیں  
 اپنے کہانے کے واسطے کچھ راضی یا نقدی تہرا لیتے ہیں و کہیں نہیں تہرا تے اس میں جو  
 حاکم کی طرف سے واسطے وصول باقی مال گذاری یا زر دگری کے ہوتا ہے اور سکو نیلام کہتے ہیں  
 زمین گمروسی گنا گزرت ٹہری سوہا دن انتقال مستاجر سے تبادلہ بندوبست  
 یہ سب صورتیں زمین کی ہیں اس میں جو جو شرطیں اسپین قرار پائی ہوں اسی طرح  
 زمین دار قابض ہوتا ہے اسپین اکثر جب کل ملکیت یا پشی یا زیادہ اراضی زمین ہوتی ہے  
 مال گذاری سرکاری قابض مرتہن کے متعلق ہوتی ہے اور جب کبھی منجملہ ملکیت یا پشی ہوتی  
 اراضی زمین ہوتی ہے بلا مال گذاری بھی مرتہن قابض ہوتا ہے اور اسے مال گذاری  
 زمین کے ذمہ ہوتی ہے جو حاکم کی طرف سے ہوتا ہے وہ انتقال مستاجر سے تبادلہ  
 کہلاتا ہے نا تہہ ایک ملکیت کا مالک لاوارث مر جاوے دوسرے قریب برادری کے

اوسکی ملکیت پادین اوسکو دیہالی لوگ ناٹھہ کہتے ہیں کہ فلائے کی ناٹھہ ملی ہی حقیقت  
 ایک صورت وراثت کی ہی کہ قریباً دسریکون کو ملتی ہی وراثت پھولی یہ تو صفت  
 ظاہر ہے کہ مورث کے مرنے سے وارث کو ملکیت ملتی ہی تھیکہ جاریہ کنگنہ امین دوسرے  
 ہوتی ہیں ایک تو بعض روپیہ اپنے قرض خواہ کو تھیکہ دیتے ہیں کہ میعاد میں اپنا روپیہ  
 اور سود لیتے بعد اوسکی ملکیت چھوڑ دے یہ تو حقیقت میں صورت رہن کی ہی اور کہیں مل  
 ہونے قرضہ یا لینے زینگی کے تھیکہ دیتے ہیں اوس طرح شرائط باہم تھیریں ویسا ہوا کرتا ہی سکی  
 نوشتہ خواندہ تصریح شرائط کے ساتھ ہوا کرتی ہی ضرورت معاملہ تھیکہ کی بہت  
 ہی اسکی تفصیل لکنا ضرور نہیں اکثر دوسرے درجہ کے معاملہ کو کنگنہ کہتے ہیں یعنی تھیکہ دار  
 پہ اپنی طرف کی کو تھیکہ دے تو اوسکو کنگنہ کہیں گے پیر دگی امین اتھار فرق ہے کہ یہ  
 صورت یا رہن کی ہوتی ہی یا تھیکہ کی مگر سب سے یہ دونوں لفظ لکھے پڑے نہیں جا  
 پیر دگی کا لفظ بولتے اور کہتے ہیں پون وان چہر کنہ شکلیت یہ اکثر پڑی تری  
 ملکیت کے مالک تھوری تھوری اراضی یا ایک ٹکڑا یا کل موضع کسی برہمن وغیرہ کو  
 بخش دین یا کسی دیوتا پر جہادین یا سبب بنے کسی گناہ نہ ہی کے اوسے نجات کا دیو  
 جا کر شکلیت کر دین یا اگر کوئی سبب بخشش کا ہوا اوسکو بخشش کہتے ہیں وچھج دایچہ ہوا  
 یعنی جہیز جو ما باپ بنی لڑکیوں کو بیانے کے وقت دیتے ہیں تو لڑکی کا با باپ بنی کو  
 ملکیت وقت بیاہ کے اپنے داماد کو دیدے ظاہر اسو بہا کا لفظ جہیز کا نہ جہیز ہی ہوا  
 سچ غلط الحوام جہیز کا ہی اصل لفظ بہا کہا کا دایچہ سی ایسا معلوم ہوا کہ نہ ہوا  
 میں جب عورت خاوند کو خود پسند کر لیتے تھیں تب ہی اوسکے ما باپ سے دیتے تھے کوئی ملکیت  
 کوئی نقد اور اسباب وغیرہ خون بہا اسکی صورت یہ ہی کہ مثلاً ایک شخص سیکو

مار دالا وارث مقتول کے برادری یا حاکم کے پاس دعوہ ہوئے تو اصل برادری یا حاکم سے  
 عوض خون کے کچھ ملکیت قاتل کے مقتول کے وارثوں کو دلا دے اس لفظ کا ہم معنی یہاں  
 من بخر مروئی کے کوئی لفظ نہیں ہے اور دو تین گانو کا قبضہ ہر حکم سنایا بلکہ فی انہی  
 انکہ یہ سے ایک ملک حال موضع کے پاس بورانی دستاؤں پر دیکھی کہ اس کے سوار کو ملکیت بطریق  
 خون بہا ملی نہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دستور بچانوں کی عملداری جاری ہوا ہے  
 بچان لوگ آپس میں خون خرابی بہت کرتے تھے اور بالعوض خون ایسے ماری جانیکو  
 حقیقت نہیں سمجھتے تھے اور ارثان مقتول پست ثابت تک دعویٰ خون ملکیت قاتل کا  
 علاوہ داروں کے کیونکہ مار لین نہیں چھوڑتے تھے تو ان کے حکم نے اپنے مذہب کی یہی کچھ تائید  
 سے خون بہا مقرر کیا کہ قاتل سے اس کا مال مقتول کے وارث کو بشرط اس کی رضائی دلا  
 تھے تاکہ سب محبت مال اور دولت کے شریہ خون خرابی بھی کم کریں اور وارث مقتول  
 اپنے ملکیت آئندہ کو دعویٰ خون کا بھی نہ کریں + اب بھی ہندوستانی عملداری میں  
 جب کہ کسی قاتل کے قصاص کا حکم ہوتا ہے تو حکام ماتحت حاکم اعلیٰ کے اور لوگ شہر  
 اور بستی اور نواح کے اس کی کوشش کرتے ہیں کہ مقتول کے وارث کچھ لیکر قصاص معا  
 کر دیں اور درحقیقت قصاص وارث کا حق ہے اور حاکم جو اسے شہنشاہ کے قاتل کا  
 قتل کا حکم دیتا ہے اس کو سیاست کہتے ہیں + قنداد کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہندوستان  
 عملداری میں اکثر دستور تھا کہ ایک جرم میں تمام گانوں بلکہ گرد نواح کے گانوں کو داند  
 نے بعض اوقات عوض روپے کے معامہ کے حوالہ سے معاملہ بہاگ جانا تھا دوسرے آدمی سے  
 جو گانوں میں ملتا تھا اس کے عوض کاروبہ لے لیتے تھے تب وہ لاچار اوس کی  
 ملکیت بردخل کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہکو اس کے عوض داند دینا پڑا ہے اب بالکل یہ

بند ہی جسکا مواخذہ ادسی سے ہونا چاہیے **فصل ششم** تقسیم اور بانٹ  
 آپس کے تقسیم آپس میں زمین اور جمع باتنے کو کہتے ہیں اور گانو کے لوگ ہتیا  
 اور بہانت کہتے ہیں تقسیم حسب کار کے اہکاروں سے متعلق ہوتی ہے بہت مشکل سے ہوتی  
 ہے کس واسطے کہ امین یا قانونگوئی تقسیم کرنے والا ہر ایک کی ماہیت اور لیاقت اور تقسیم کرنے والے  
 کی منفعت اور ضررت سے اچھی طرح واقف نہیں ہونا چاہیے اور ظاہری کہ کہیت کی لیاقت اور اس کے  
 تمام حالات وہ آدمی واقف ہونا ہی جو بہت مدت تک گانو کا کام یعنی تحصیل اور دیکھنا  
 پیداوار ہر ساہ اور فصل اور سال کا چند سال تک کرتا رہی بلکہ وہ بھی اچھی طرح سے واقف  
 نہیں ہونا ہی مگر وہ آدمی اچھی طرح سے واقف ہونا ہی جو کہیت کے جوئے کے کام سے  
 خوب خبر ہوتا ہی اور جو امین یا قانونگوئی صرف مشہور نام اور قسم کہتوں اور بار بار حجت اور  
 ایک جمعندی ملتی ہوئی یا مشہور و رہندی برائے ہتے میں یہ ایک فرضی نسبت اراضی کی  
 جسے تحصیل ہو سکتی ہے لیکن تقسیم اراضی میں کامل نتیجہ ہستی حاصل نہیں ہوتا کیونکہ تقسیم میں  
 نقصان کا یہ ہی کہ ہر ایک قسم کی نسبت بابت پیداوار اراضی اور ضررت اور منفعت کے  
 کہ کہیت سے منسوب ہی مساوی ہو جائے اگر نسبت ہر طرفین کے دونوں سکا کینہ  
 مزاحی کہ فلان کا حصہ فلان نسبت سے اچھا اور فلان نسبت سے بُرا ہی یہ نتیجہ تب حاصل ہوتا  
 کہ جب طرفین خود واقف کار ہوں اور پسین باتیں یا متوجہ ہو کر باتنے والے کو مجاہد  
 ایک دوسرے کے بتلا دین میں جب صورتیں لکھتا ہوں جسے آپس میں شریک تقسیم کرتا ہوں  
 ایک تو یہ ہی کہ شرکانے اپنے موضع اور مٹی مشترکہ کی نکاسی کا دواں داند  
 حسب قدر شفاع بعد وضع مالگذاری سرکار اور خرچ ضروری موضع کی بابت حصہ  
 شریک خوشگوار تقسیم اراضی کے ہوا اس کے عوض میں اراضی اس قدر اگان کی

اور سکو علیحدہ کر دی پہر اوٹنے لگان اراضی کا زمین لیا جاتا ہی ۴ دوسرے صورت  
 یہم ہی کہ سب شریک بقدر ارتفاع کے سیرن علیحدہ علیحدہ کر لیتے ہیں پہر اوٹنے لگان  
 کسی سے نہیں لیا جاتا ہی یہ صورت تو بہت اچھی وہ بہت عمدہ ہی اس میں گویا سب  
 علیحدہ علیحدہ ہیں اور پہر مضرت اور فحشیت آفت ارضی و شہادی میں شامل ہر طریق  
 چکر کا اسکے مفصل فصل تہی داری نامکمل میں لکھا گیا ۵ تیسری صورت موضع  
 بانٹ یا طرف بانٹ کے ہوتی ہی ۶ یہ جب ہوتا ہی کہ شریک کم ہوں اور ملکیت بڑھتی  
 اور موضع کل بانٹ کے واسطے ہو ۷ چوتھی صورت کہیت بانٹ کی ہوتی ہی اور  
 جب شریک بانٹ جاتے ہیں اکثر یہہ دستور ہی کہ باقر طرفین یہہ بانٹ قرار پاتی ہی  
 کہ منجملہ دونو فریق کے ایک شریک یا تہواری قسمت نامجات بنا دے اور دوسرا خواہ  
 پسند کر کر حصجات مساوی کرے لیل یا بطور قرعہ اندازی دی جائن تو بلا شہر  
 سب نسبت میں بانٹ برابر ہو گا یعنی اگر لیتا قسمت نامجات کا پسند طرفانی یہ تہر  
 یہی بنائو الا برابر کے قسمت نامہ بنا دیگا اس خیال سے کہ اگر ایک چھا اور دوسرا ناقص  
 بنا دیگا تو طرفانی ضرور چھا لیگا اور اگر قرعہ والا جایگا تو شاید چھا دوسرے کے حصہ  
 میں نکلا ۸ مگر یہ بات جب ہوگی کہ جب دونو واقف کار ہوں گے اور جب ایک شخص واقف کار  
 نہ ہو گا یہہ قرار طرفین سے قرار بنا دیگا تب تو شخص ارضی ہو کہ واقف کاروں کو بیچ  
 قرار دیتے ہیں تب ہی وہ واقف کار اچھی طرح سے بانٹ دیتے ہیں مگر اکثر جگہ یہہ  
 زبردست جب تقسیم سے مضرت ہوتی ہی یا کسی سبب بانٹا نہیں چاہتا ہی  
 ناچار خواہ نہ تقسیم کر میں رجوع لانا ہی اور سوقت ہی اگر حتی الوسع اس طرح  
 ہو سکے کہ جیسے وہ لوگ پسین تقسیم کرتے ہیں تو بہتر ہی اسکی تدبیر یہہ ہی کہ شخص منکر

نقشہ کو پہلے ایسا مجھو کر دیا جائے کہ وہ چٹا پات سمجھ لے کہ بلاشبہ اگر میں منوج نہ ہو گا  
تب بھی بانٹ ہو جائیگا اور میرے عزرات بیجا و رباب کمی بیشی قسمت نامحاط  
پیش نہ جائیگے اور سوقت مجھے نقصان ہو گا تب وہ بھی یقیناً یا تو آپس  
میں بنائے قسمت نامحاط پر یا پنچایت سے بنائے پر راضی ہو گا  
اور جب مجبور می طرفین اس طرح پر راضی نہ ہوں تو معرفت امین یا قانوں کو  
اقسام اور اسماء مشہورہ کہیت اور ریت مروجہ پر مانتا جائیے +  
ایک خالص طریق توجہی بانٹ کا جو واسطے تفریق اراضی کے کسی بڑے عقلمند  
مورث شہکار موضع نے نکالا ہی اور حقیقت میں اس قاعدہ کے نکالنے  
کے سبب سے اوس شخص کی بڑی عقل معلوم ہوتی ہے اگر اوس شخص کے  
اور ایجاد اور کام بھی معلوم ہوتے تو کہا جاتا کہ وہ شخص حکیم تھا لیکن ہمیں  
دوبات کا افسوس ہے کہ یہ طریقہ بہت کم دیہات میں رہ گیا ہے یعنی ضلع  
میں پوری میں اب صرف دو گاؤں میں باقی تفصیل اوس کی یہہ توجہ  
لغت میں بگڑے ٹکڑے اور حصہ کرنے کے معنی ہیں اب غلط العمام  
میں یہ لغت توجہی ہو گیا ہی تصریح قاعدہ توجہی بانٹ کی یہہ ہی کہ ایک  
گاؤں کو مقرر کیا کہ اس میں توجہی کے بیگہ تلوہین اوس میں از رو قاعدا  
راضی کل موضع کی بیگہ مقرر کئے مثلاً قسم اعلیٰ یعنی گومانی اراضی میں ایک  
بیگہ توجہی کا لوبیگہ مروجہ اور منجہ میں سے بیگہ اور بار میں سے بیگہ کا اسی طرح  
جس قسم کی اراضی گاؤں کی مشہور می ہر ایک قسم میں مقرر کر لیا ہے اور  
بیگہوں توجہی کے حساب سے حصہ مقرر میں کوئی شریک حصہ دار عسکہ توجہی کا کوئی



حصہ ہیکہ کا علیٰ ہذا القیاس اگر اراضی اس کے حصہ کی جی ہی تو بقدر ہیکہ توجی کے اور  
 قبضہ میں ہوگی یعنی اعلیٰ قسم بحساب لکھ ہیکہ اور اوسط بحساب سے ہیکہ اور ادنیٰ  
 بحساب سے ہیکہ توجی کی اور جو اراضی اس کی جی نہیں ہی نو دہ بحساب ہیکہ توجی اپنے  
 حصہ کا نفع و نقصان سمجھ لیتا ہی جسے اور موضع میں پس بسوہ یا سو لہہ آنہ  
 یا انکون کے حساب سمجھ لیتے ہیں ہر چہ مالک اراضی مشترکہ کا تقسیم جائی اور  
 رواج توجی کا اوس موضع میں ہو تو تقسیم بہت آسانی اور سہولت سے ہو سکتی  
 یعنی جس قسم کی اراضی سے ہو سکے اس کو اراضی دیجای وہ یہ عند  
 نہیں کر سکتا ہی کہ ہر کہیت یا ہر طرف یا ہر قسم کی اراضی سے بقدر اپنے  
 حصہ کے لونگا کیونکہ اس کے قانون میں ایک قاعدہ لطیف مقرری اس کے  
 حصہ از رو سے توجی معلوم ہے اوس کے پورا کر نیکی واسطے گو مانے  
 سے خواہ منجھار سے خواہ مارسی خواہ تینون قسم سے خواہ دو قسم سے اور  
 ویسی ایسی قاعدہ توجی کا تقسیم کر نیوالے کو مجبور نہ کر گیا کہ وہ ہر جگہ سے بقدر  
 حصہ خواہ نگار کے اراضی نکالے اگر قاعدہ توجی کا نہیں ہو تو خواہ نگار تقسیم  
 عذر کر سکتا ہی کہ میں حرفہ قسم کی کل اراضی سے بقدر اپنے حصہ کے لونگا  
 اور ہی عذر کر سکتا ہی کہ جو اچھی اچھی اراضی اور شیریکون کی محنت کا  
 سے درست ہوئی ہے یا کسی باغ اور عمارت ہی اور زمین ہی اراضی کا  
 حصہ لونگا یا اپنی جوت کی ناقص اراضی چھوڑنا چاہے تو یہ عذرات سچا  
 اس کے موضع توجی میں کام نہیں آسکتے ہیں جس جگہ اراضی مل سکے اس کو دیجای  
 حساب مذکورہ بالا سے اور ملک فائدہ نہیں یہی کہ کوئی شریک شریک

اور شریر اپنی کاشت اراضی کو بگاڑ نہیں سکتا ہی اس سہل نگاری سے  
 کہ اگر جہ میری اراضی بکتر جائیگی تو پرہیزگاری تقسیم اور اچھی اراضی سے حصہ لوں گا  
 کیونکہ وہ جب آپ کر کر تقسیم جائیگا تو ضرور حباب توجہ پہلے وہ اراضی اس کے  
 کاشت کی دیکھائیگی بہر ادا کے حصہ بورا کر نیکی واسطے اور اراضی کاشت  
 ہتامی وغیرہ سے دیکھا سکتی ہے اس کی تقسیم تمام نظام موضع اور جوت  
 سب بہانوں کا نظام بگاڑ نہیں سکتی ہے بخلاف اور مواضع مشترکہ کے جس میں  
 قاعدہ توجہ کا نہیں ہے بہت دقت تقسیم میں واقع ہوتی ہے خصوصاً  
 بہانوں کی جوت کی بابت + اس بات میں ایک اور فہوس ہی کہ کہیں کہیں  
 اور کسی گائون میں نام توجہ کا سنا گیا ہی لیکن وہ لوگ اب اصل  
 مفہوم توجہ سے واقف نہیں رہے کہیں تو بسبب گذر سنے مدت دراز کے  
 ایجاد اس قاعدہ کو کہیں بسبب نخل جانے موضع کے اصل مالکوں کے پاس  
 کہیں اور کسی سبب سے تو اب ایسے دیہات میں چند قطععات معین بلکان  
 مقررہ مقبوضہ کسی شریک کو توجہ کہتے ہیں اصل مقصد توجہ کا جاتا رہا  
 اور کہیں توجہ صرف نقدی کے پتہ کے کہیت کو بھی کہتے ہیں اس کا  
 مقصد اصلی بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ اراضی بت کر کسی ایک شریک  
 کو ملی تھی اور اراضی بتائی کی شامل ہی تھی لیکن اب جو اصل مقصد جانا رہا  
 اور ذہن شرکاء کے اسے بہت بعید ہو گئے ادا فرما اور تقریباً اور  
 نقلیات قبضہ اور ملک ہو گئی تو وہ اراضی نقدی کی صرف توجہ کے نام سے  
 مشہور ہے اور اراضی بتائی کی گو وہ بھی نقدی پر ہو گئی ہو توجہ کے نام سے

مشہور ہوتی ہے تفصیل اور نام اوس راضی اور حاصلات کے جو اکثر تقسیم  
 نہیں ہوتے ہیں اور ضرورت اور کم و بیش شریک شاعات میں کہتے ہیں یہ ہیں  
 اراضی تالاب کی چھوٹی چھوٹی تلیا اور سہ متفرق کہلاتے  
 متفرق ریت کی اراضی پہر کی اراضی آبادی نکسار یہ  
 شورہ کی راستہ مرگہت و قبرستان مکانات پوچا وغیرہ واکہ کہلاتے  
 حال سنگھارہ کالگان پاشی کے دمان کی آمدنی آپاشی کے دام پاشی  
 کی آمدنی فروخت سر درختی باغات قدیم اور لاوارث و ان سب قسم میں  
 اراضی کے قطعاً زمین اور غیر شکل اور نامحدود ہوتے ہیں اور ان کی قطعہ دار  
 صحیح پیمائش و شواہی اور ہر جگہ پر نسبت میں مساوات نہیں ہوتی ہے  
 اور حاصلات مذکورہ کی بھی آمدنی غیر معین اور غیر محدود ہوتی ہے اس واسطے  
 اکثر شرکار موضع اس کو شامل رکھتے ہیں تفصیل مفتیم ایام کی تقسیم اور  
 موسم کے حالات جس پر تمام قانون والے کمیت کا کام کرتے ہیں اور  
 پیداوار کا مدار اس پر موقوف ہے یہ ایام تقسیم از روئے گوشت ہند  
 ساٹھک تیس برس بارہ برس ایک برس ایک مہینہ پندت کہتے  
 ہیں کہ انہیں ایام میں ہر چیز اپنے حال سے تغیر پا جاتے ہیں اس واسطے کہ ان کے  
 نزدیک سب سے بڑی گردش ستارہ کی تیس برس میں اور تغیر ہونا  
 حالات زمین کا ستاروں کی گردش سے علاقہ رکھتا ہے اب ہر ایک قیمت  
 زمانہ کا سبب لکھا جاتا ہے ساٹھک سب ستارہ ساٹھ برس کے  
 بعد اپنے جگہ پر موعا جاتے ہیں مثلاً آج جو ستارہ جس جگہ ہے ساٹھ برس

بعد ہی ستارہ اوسی جگہ پہنچوگا ٹیسٹس برس بہ مدت اسوائے  
 مقرر ہی کہ اس میں زحل جب کو ہندی میں پہنچے کہتے ہیں اور دسب سے  
 بطلی ایسری اپنی گردش تمام کرتا ہی بارہ برس بہتہ اسوائے  
 مقرر ہی کہ مشتری جب کو ہندی میں پہنچے کہتے ہیں ایک دورہ تمام  
 کرتا ہی ایک برس اس مدت میں آفتاب اپنا دورہ تمام کرتا ہی  
 ایک مہینہ اس میں مانتا ہے اپنا دورہ تمام کرتا ہی اور عطارد یعنی  
 بارہ روز ہرہ یعنی شکر آفتاب کے ساتھ رہتا ہی اور مریخ یعنی منگل  
 دو برس میں دورہ تمام کرتا ہی مگر اوس میں کچھ تغیر و تبدیل زمانہ کی ہیں  
 ہوتی یہ تشریح ایام کی لکھی گئی صرف واسطے دریافت اسما زما نہ کے اور  
 اور اگرچہ نباتات اور جمادات کی پیدائش و زوال میں  
 اس ستارہ گردش ستاروں کے ان سب ایام کو دخیل بتلاتے ہیں اور سوائے  
 چند زمان اور سوبج کے اور ستاروں کو بھی کارخانجات زمین میں متصرف  
 کہتے ہیں اور پہل اکثر کا اپنی پوتھی اور پترہ میں لکھا کرتے ہیں مگر دلیل اس تاثر  
 کی کہ اس ستارہ کو زمین کے کرہ سے حسین انقلاب واقع ہوتا ہی کیا  
 علامہ ہی نہیں بتلا سکتے ہیں اسکے جواب میں صرف ابنی بورانی بولتے ہیں  
 کہ قتل اور تجربہ کو دلیل گردانتے ہیں کہ جب یہ ستارہ گردش تمام کرتا ہے  
 پہل ہوتا ہی سب تاثیر اونکی گردشوں کا اونکی کتابوں سے مفقود ہی  
 اور تشریح علاقجات اور تاثیرات اور ستاروں کے کرہ زمین سے جسے نظر  
 اونکا زمین میں ثابت ہو کتب مشہورہ ہند میں پایا نہیں جاتا ہی

مگر ہل اور تاخیر کر دین جند رمان اور سورج کا بدیہی ہے اور دخل اور نکال  
 روئیدگی میں ظاہر ہے اور ان دونوں کی گردش خواہ بموجب مذہب اہل  
 ہند کے آفتاب گردش کرے خواہ بموجب مذہب اہل کما کے زمین گردش  
 کرے ایک برس میں ختم ہو جاتی ہے + بدیشی نباتات از قسم غلہ  
 اور حبس اس حیر حیات ذمی روح کی موقوف ہے صرف اسی  
 قسمت زمانہ یعنی ایک برس میں ہو جاتی ہے سو سٹے سال  
 ایک سال کا لکھا جاتا ہے کہ از روی کتب ہندی آفتاب کی ایک گردش  
 کامل اور ماہتاب کی تیرہ گردش اور گیارہ چھتر منجملہ ستائیس کے  
 جب اپنے مدار کو طے کر لے اور اس کو ایک برس کہتے ہیں نہت اہل ہند  
 سور اہن برکھ اور اہل عرب شمشی اور اہل فارس جہالی کہتے ہیں یہاں  
 سال باعتبار دورہ آفتاب کے پہلے دو موسم برنقسم ہی ایک گرمی  
 دوسرا سرما جس کو جازا گرمی کہتے ہیں + جب آفتاب نصف  
 اوتر این کو طی کر چکنا ہے اور خط استوا سے ارضی سے شمال کی طرف  
 چلتا ہے اس ملک میں یعنی خط استوا کے شمال کی طرف گرمی ہوتی  
 ہے اور جب آفتاب نصف دکھان میں طی کر چکنا ہی اور خط استوا سے جنوب  
 جنوب کو چلتا ہے اس ملک میں سردی ہوتی ہی تو سال کے دو موسم  
 صلی ہیں ایک جازا دوسرا گرمی بعد اس کے ہر ایک قسمت  
 میں پھر دو دو قسمت ہیں گرمی میں پہلا نصف ربیع کہلاتا ہی اور  
 دوسرا نصف برسات اور تابستان اور سردی میں پہلا نصف خریف

اور دوسرے رستہ میں جہنم جہنم ہوتی ہے جس کو مہات  
 اور کندہ بہار کہتے ہیں + پس اس تفصیل سے سال کے چار فصلیں ہوتی ہیں  
 فصل میں تحویل قیاب میں برج میں ہوتا ہے اور ہر سال میں جہنم رت ہوتی  
 ہیں ہر رت میں تحویل قیاب دو برج میں ہوتا ہے اور سال بھر کے  
 بارگاہ مہینے اور ۳۶ دن اور جہنم ساعت یعنی چارم دن کا ہوتا ہے  
 ہر قوم نے مہینوں کے نام جد سے جد سے رکھے ہیں اور سپر سے  
 دنوں کے نام اپنی اپنی زبان میں رکھے ہیں + ہندی نام آسم سچر  
 اتوار ستار شگل بدہ برہیت سکر + فارسی نام شنبہ یک شنبہ  
 دو شنبہ شنبہ چہار شنبہ پنج شنبہ آدینہ عربی نام سبت  
 یوم الاحد یوم الاثنين ثلثا اربعاء خمس عشر +

سن ابتدا ای آدے چیت لغایت آدے پاکہ اس سچ میں جب  
 قیاب اول دقیقه برج مہینہ سے دور شروع کرے سال شروع  
 ہوتا ہے اور ایک سال بعد اسی سچ میں جب آخر دقیقه میں پہنچی سال  
 شمسیتی تمام ہوتا ہے تو انگریزی مہینوں میں ۲۲ مارچ سے  
 سال شمسی شروع ہوتا ہے اور لغایت ۲۱ مارچ دو گز سال تمام  
 ہو جاتا ہے لیکن قیاب کی گردش کے مطابق چیا کہ خود کا مذہب ہے  
 کوئی نام مہینوں کے اس ملک میں مروج نہیں ہے یعنی یہ نام چیا کہہ  
 چیتہ سادہ سانوں بہادون کنوار کاتنگ اکہن ہیوس ماہیہ  
 بہاگن چیت ماہیہ گردش ماہیہ کے ہیں یعنی جس سچہ میں ماہیہ

مقابلہ اقیاب بدریت یعنی کال چوتھا ہی چہتر کے نام سے مہینے کا نام رکھہ  
 لہا ہی اس واسطے ان مہینوں کی گنتی شمس سال کو چہرنا سبت نہیں تھی  
 کسو واسطے کہ ان مہینوں کے دن سال ہر کے ۳۵۴ ہوتے ہیں ۱۱ دن  
 ہر سال میں شمس سال کے دنوں کی تعداد سے کم ہوتے ہیں اسی سے غیر  
 برس میں ایک مہینا لونڈ کا بڈا کر پورا کرتے ہیں پھر لونڈ کے سال میں بعد  
 مہینے لونڈ کے جس مہینے قمری کی سودی پڑو ا ہو وہ مطابق ہوگی کم ماہ  
 شمس سے حاصل کلام یہ کہ یہ مہینا قمری ایک شمار ہی تاریخوں کا اور  
 فصل میں اور سال میں کچھ دخل نہیں اہل ملک جو کام کہ ان کے متعلق ہیں  
 تاریخوں سے اوسمیں ان مہینوں سے حساب و کتاب اور بول چال کرتے ہیں  
 میں مثل تنخواہ کا حساب اور سود کا حساب + سیاہ لگان ملک ہند  
 لونڈ کے مہینے کی تنخواہ نہیں باتے اور مہاجن لونڈ کا سود نہیں باتے  
 ہیں اور جو کام ان کے فصل اور سال سے متعلق ہیں اس میں فصل ہر  
 سال اور چہتر کا اعتبار کرتے ہیں مثل سفر اور قحیر کا کام اور شاہی بیابان  
 اور جہتسا ہونا اسی میں ہی سفر اور قحیر شاہی بیابان کے کام میں تاریخ  
 اور مہینا یعنی دن کی بھی نیکی اور برائی دیکھتے ہیں مگر جو تھے بونے کے  
 کام میں منحصر چہتر کو دیکھتے ہیں +

اب میں ایک جہتری لکھتا ہوں جسے حال جو تھے بونے کا جنس دار  
 اور فصل دار اور رت دار اور چہتر دار معلوم ہوگا +

## فصل ہفتم

پیمائش کے بیان میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے گندہستان کی سب اراضی  
 کی پیمائش ایک مرتبہ نہیں ہوئی اسی سبب سے ہر جگہ کی تعداد پیمائش  
 میں اختلاف ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی زمین کے سبب سے اس قدر  
 کم لیا گیا ہے کہ وہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ درحقیقت کون سے گز سے بہت کم لیا گیا ہے  
 اور تعداد کا غلط اسباق میں ملتا ہے اور نہ وہ دیکھ میں آتا ہے اس کی عدم مطابقت کا سبب  
 افراط و تفریط علاقہ جات اور موصح کے ہولیکن مرد و بیگ کہتوں موضع کے جو مختلف  
 کرتے ہیں اس سے کھاف بہتری اور غیر مطابقت پیمائش اس قدر واضح ہوتی ہے کہ  
 اکبر سے صرف اس قدر نکلتا ہے کہ پہلی تعداد گز میں بہت اختلاف تھا اور جا بجا  
 ملک کے مختلف گزوں سے پیمائش کی گئی تھی محمد اکبر بادشاہ نے ان کی ایک انگشت کا گز قرار  
 دیا ہے گز پیمائش راضی اور عمارت اور بارچہ میں اس وقت سے رائج ہوا اور گز  
 الہی یا گز قطعی یا گز سہاری کہتے ہیں اور اب گز یا ایک انگشت کا ہے تھا و ایک انگشت کا  
 آئین اکبری سے سبب اختلاف انگشت ہموکتہ کے ہوا بہر حال حج گز رائج ہی ہے گز الہی  
 ہی پیمائش میں کا اس گز سے یہ دستور ہے ۲۴ انگشت یا ۲۴ تسوچ یا ۶۰ اگر ۶۰  
 مشت کا ایک گز الہی میں گز کا ایک کہتہ نہیں گز کی ایک جریب سی جریب میں ۶۰  
 جاتی ہے جب طول و عرض میں گزہ وغیرہ گز سے نیچے ہوں تو گزہ وغیرہ کہتہ  
 حاصل ضرب ہوگی اور جب دونوں طرف گزہ ہوگی تو بسوہ حاصل ہوگی جب ایک طرف  
 طرف گزہ اور ایک طرف جریب ہوگی بسوہ حاصل ہوگا اور جب دونوں طرف جریب ہوگی  
 تو بیگہ بنتہ حاصل ہوگا اب ایک جدول میں لکھتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ



پگہ پختہ تک ترین اوس کے نیچے کے درجہ بسوہ سے انگشت تک کس قدر  
 ہونے میں اور اس طرح بسوہ اور اس طرح بسوہ وغیرہ میں ہے

انگشت

یک	مشوح						
$\frac{1}{4}$	یک	گرہ					
$\frac{2}{3}$	۲	یک	مشت				
۵	۳	۲	یک	گزاراہی			
۱۱	۴	۵	۳	یک	بسوہ		
۱۸	۵	۱۱	۴	۳	یک	بسوہ	
۲۶	۶	۱۸	۵	۴	۳	یک	بسوہ
۳۵	۷	۲۶	۶	۵	۴	۳	یک
۴۵	۸	۳۵	۷	۶	۵	۴	۳
۵۶	۹	۴۵	۸	۷	۶	۵	۴
۶۸	۱۰	۵۶	۹	۸	۷	۶	۵
۸۱	۱۱	۶۸	۱۰	۹	۸	۷	۶
۹۵	۱۲	۸۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
۱۱۰	۱۳	۹۵	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸

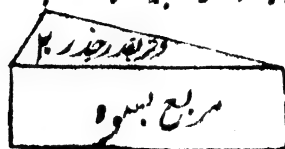
سرکار کے جب واسطے بندوبست کئے جائیں اراضی کی شروع کی تو اسی  
 حساب پیمائش کے لیکن جو تعدا و پیمائش اس دس کو اپنے پہلے پیمانے سے یعنی ایکڑ و گن  
 کرنا ضرور تھا اور ایکڑ و گن کی پیمود میں دوسرا گز ۳۶ انچہ کا جسکو یارڈ کہتے ہیں مروج  
 اور طول حریف میں جبک حسنا یارڈ کا مقرر نہ ہو دی تک حساب ایکڑ و گن مستعمل ہے مطابق  
 ہوگا ہواوسط اسی گز الہی کو جو انچوں سے ناپا تو اس ۳۰ انچہ ہوا تو گویا ۳۰ انچہ کے  
 گز سے حریف ۶۰ گز کی تھی تو ۳۶ انچہ کے گز سے ۶۰ گز کی ہوئی تو ۶۰ گز کی حریف  
 ہوئے کی ان ضلع میں مروج ہوئی اور اس کے اراضی ناپی گئی معلوم ہوتا ہی  
 کہ اور ضلع میں تعدا گز و حریف میں کچھ مختلف ہی ہی بہر حال جب فرق دیا  
 گز الہی اور یارڈ کے پیمائش کے معلوم ہو گیا تو جس قدر گز کی حریف ناپا جا گیا معلوم  
 ہو جائیگا کہ ایک ایکڑ سے کچھ اور سبوح کا ہوتا ہی یعنی سبوح ۱۰ انچہ کے ایکڑ کے پیمانے  
 اور تیسری انچہ سے سبوح ۱۰ انچہ کے پیمانے اور سبوح ۱۰ انچہ کے پیمانے اور سبوح ۱۰ انچہ کے  
 گز ناپا جائے کہ انگریزی حساب میں تین گز سے جو دلائی کا ایک انچہ اور ۱۰ انچہ کا ایک  
 اور سبوح کا ایک یارڈ اور ۵ یارڈ کا ایک پون یعنی بانس کو لٹہ کہتے ہیں اور  
 ۴۰ پون کا ایک فرلانٹ اور آٹھ فرلانٹ کا ایک سبل ہوا ہی یہ پیمائش طولانی یعنی رست  
 کی کہلائی ہے ہمیں کچھ عرض زمین کو دخل نہیں ہے زمین کے قطعات کے ناپنے کے واسطے  
 بسین عرض اور طول دونوں ہوں ایک حریف ۲۲ گز انگریزی یعنی چار انچہ کی مروج  
 اور سے ناپ کر حساب پورا کرتے ہیں ۱۰ ایک جدول لکھی جاتی جس سے معلوم ہوگی  
 اور مناسبت گز الہی اور سبوح اور پیمائش یعنی الفاظ مروجہ زمانہ سبوح ۱۰ انچہ اور سبوح  
 اور یارڈ اور پون اور روت اور ایکڑ الفاظ مروجہ زمانہ انگریزی کے ساتھ جدول ہے

خلاصہ یہ ہے کہ پہلی جدول سے حساب پیمو دلیسی اور دوسری مطابقت افغان  
 زبان دلیسی سے انگریزی کی معلوم ہوگی تو اب مطابقت کرنا بیگمونی دلیسی کی ایکڑوں کے ساتھ  
 کی شکل نہیں ہے۔ اس کے الہی کو اور جبریک پیمو و بقدر بیگم کے برابر ایک ایک کر کے ہونا چاہیے  
 سو بیگم بیچنے کے سوا کہ کسے کم ایکڑ ہوگی اسکی جزیریان طرح طرح کی وقتیں ہوں گی  
 ہر ایک اضلاع میں ملکداروں نے بنالین تھیں لیکن اکثر نادرت کہ بہت سے  
 چھوٹ جاتی تھی اور اکثر طویل سمیر کی اکثر کا جو بہت دینا پرتا تھا بند و بست اضلاع  
 میں پوری میں لالہ سبکدھل امیر کو پھر ایک نئی کی جزیری بنائی تھی جو سب سے مختصر  
 اور کثرت صحیح اور زیادہ کثرت اور سمیر تھیں چھوٹی میں اور کثرت جوتی ہی نہیں  
 پرتی میں یہ جزیری اکثر جزیروں سے جو میں دیکھی میں بہت اچھی ہی تشریح ہے  
 حاشہ ان جدولوں پر ایک اعتراض آتا ہے کہ اس میں بسوہ اور دو اور ایک گروہ  
 لکھا حالانکہ ان میں کی پیمو مربع نہیں ہوتی ہی انکو جس سے جائے فرض کیے مربع صحیح  
 نکلیگا جو اس سے ہی فی الحقیقت عدد دلیسی میں کہ اسکا مربع صحیح کہ اسکا مربع صحیح  
 جذر منطبق کہ میں نہیں نکلتا مگر خبر ہم نکلتا یعنی مربع تو ہوتا لیکن کسی کے سحر و قلفظ  
 نہیں کہتا ہی مگر قطع زمین وغیرہ اگر جامع مربع بنا سکتے ہیں اب ہم ملکوتی کہ میں کہ مثل بسوہ جو  
 نہیں بسوہ کسی کا ہوگا اسکا مربع صحیح کسی کے سحر و قلفظ نہیں کہتا اسکو کہ میں کسی کا عدد کسی  
 صحیح نجد نہیں لیکر قاعدہ بقدر ایک بسوہ مربع زمین بن سکتی قاعدہ او کا یہ کہ  
 اس حساب کے نزدیک ثابت ہے کہ مثل قائم الزاویہ کا خطہ تمام مساوی جذر مجموع مجزویں  
 ضلع کا ہوگا تو ایک مثل ہم فرض کریں گے دو ضلع مجزویں کا مجموعہ مثل ہو سکتا ہے مثلاً  
 ضلع ۱۱ امیر ایک ضلع ۱۲ چادر کا اور دوسرا ضلع ۱۳ دودر کا تو چار کا مجزویں ۱۴ ہے



اس ختبری کے یہ ہی کہ جب ایکڑ انگری اور یکہ جریبی کی پیمہ معلوم ہو گئے تو  
 اربعہ متناسبہ جسکو ندرین نری رشک کہتے ہیں نکل سکتا ہے کہ جس قدر یکہ کے  
 جا میں ایکڑ نالین تو اس حساب سے ما یکہ پختہ کے ایکڑ سے صحیح اور اس کے شملہ  
 کے حاصل ہوتے ہیں پھر اس حساب سے ایک پلہ سے لیکر سو یکہ تک کی ختبری اس  
 تصریح سے بنائے کہ پہلے سو یکہ کے پانچ پٹیاں مقرر کر کر پانچ ختبری  
 میں کینچے اور ہر ایک میں تین تین خانہ کئے کہ پہلے خانہ میں یکہ جریبی اور دوسرے میں  
 ایکڑ خام اور تیسرے خانہ میں ایکڑ کامل قائم کیا اور سوا سے ایکڑ صحیح جو کسر از رو  
 حساب کے آئے وہ ہندسہ میں نیچے رقم کے لکھے اور ہر ایک مکا نام پٹی کیا  
 اس لئے کہ پہلے پٹی میں ایک یکہ سے پٹیاں یکہ تک لکھی ہیں اور دوسرے  
 پٹی میں کئی ایک یکہ سے چالیس یکہ تک اور علیٰ ذہن القیاس اب واضح  
 ہوا کہ اس ختبری میں جو ۹۹ کسر کامل کا ایک ایکڑ کامل ہوتا ہے اسی طرح  
 کسر خام کا ایکڑ خام ہوتا ہے اور اگر وہ ایکڑ خام اس ختبر میں صرف دس  
 کر لیا ہے اس فائدہ کے واسطے کہ سو یکہ تک کی یہ ختبری بنائی مگر دس ہزار یکہ  
 کی طیار ہوئی کسر سے کہ جس عدد یکہ کے ایکڑ خام میں استعیدہ ایک سو کو نہ یکہ  
 کے ایکڑ کامل ہونگے مثلاً ما یکہ کے ایکڑ خام سے لکھے ہیں تو دس ہزار یکہ کے  
 استعیدہ ایکڑ کامل ہونگے اب اگر یکہ کوئی تعداد میں درجات یعنی احاد اور عشرت

اگرچہ بولنے میں نہ آوے لیکن جب ہر ایک پیمانہ جذریں مل گیا تو ہم اس سے



مسوہ مربع نالینکے اس طرح

اور مات اور الف سب ہوں تو اس جتنی سے اس قدر سے ایکڑ نکال سکتے  
 ہیں مثلاً دریافت کیا جاوے کہ صمدی کے ایکڑ کس قدر ہو تو یوں دریافت  
 کر نیکی بقدر سنگہ ستائے نیچے ہوں اوس کے تو ایکڑ کامل لینگے اور بقدر سیکڑ  
 ہوں گے اوس کے ایکڑ خام لینگے دو نو ملائینگے حاصل جمع مقصود ہوگا ایسے  
 کے  $\frac{1}{2}$  ایکڑ کامل اور بالعوض صمدی یعنی باون سیکڑوں کی رقم صمدی کے ایکڑ  
 خام کہ اعلیٰ ہیں لینگے تو مجموع ان دونوں کا اعلیٰ ایکڑ ہوئے صمدی کے کہ اہم  
 واضح ہو کہ بہت سے ملان اور جمع میں جب کسرات آتے ہیں تو اسکا حساب ان  
 لیتے ہیں کہ مثلاً آدمی کس دن سے جو کم ہوا تو چھوڑ دیا اور آدے سے جو زیادہ  
 ہوا تو پورا ایکڑ لیا اسی فضل بن تھوڑا سا حال جغرافیہ کا لکھنا ضرور ہے  
 کہ اکثر سرشتجات مال میں ضرورت مطابقت میل پیمائشی اور ایکڑوں میں نیل  
 جغرافی کے ساتھ ہوتی ہی علم جغرافیہ سے دریافت حال پیمائشی جسم کرہ ارضی اور دریا ہوں  
 کل کہ کے ہر درجوں اور دقیقوں کا ہوتا جس کو فن ریاضی میں علم مذکور ہے کہتے ہیں اوندر ہیں ہوں گے  
 حال سکا ہیہ کہ خط استوا ارضی جو ۰ ۳۰ درجوں اور ۱۸۰ درجہ کو ساتھ ساتھ دقیقوں پر منقسم کیا ہی وہ  
 خط استوا ارضی جو پیمائشی جو اتوالو  $\frac{1}{2}$  میل انگریزی ہوا تو ہر ایک درجہ و سس کا  
 $\frac{1}{2}$  میل کا پڑا کسری زیادہ یعنی ۶۹ میل کے عرصہ میں ساتھ ساتھ دقیقہ کرہ زمین کے  
 ہوتے ہیں حساب سمجھا گیا کہ میل پیمائشی انگریزی کو دقیقہ ارضی کے ساتھ  
 ایسی نسبت ہی ہے ساتھ ساتھ کو  $\frac{1}{2}$  میل کے ساتھ ہر ایک دقیقہ پورا مطابق ایک میل پیمائشی

کے نہیں + حاشیہ جاسے اضاف ہی کہ اس جتنے ہیں کس قدر کسرات کم ہوتے ہیں اور کس قدر  
 خفاری کہ نہ ورق بہت کو مخفی ہر مل میں نہ بہت جگہ سے حساب صحیح کرنا پڑتا ہے

مرتبہ سکیم کے تحت نووی محمد عباس نے پانچ سو روپے کی رقم دی ہے۔

[illegible]

[illegible]



ہوتا تھا جو اس دقیقہ کو بھی میل پیمائشی کہہ لیتے بلکہ میل پیمائشی سے کچھ زیادہ  
 ہوتا تھا اور حساب میں کا دقیقہ سے درست ہوتا ہی اس واسطے اس دقیقہ کا نام  
 علماء فرنگ نے میل جغرافی رکھا اب طریق مطابقت پیمائش دو نو میل کے اس  
 طرح سے ہے کہ سابق میں تعداد پنجمہ سے تا میل معلوم ہو چکی ہی یعنی آٹھ  
 فرلانگ خواہ ۸۰ جریب کا ایک میل پیمائشی ہوتا ہے اور بموجب نسبت  
 ۶۹ اور ۷۰ کے یہاں کہ اوپر لکھا گیا ہے جریب کا ایک میل جغرافی  
 ہوا اب نیچے کی جدول سے جس میں پیمائش مربع ایک دقیقہ اضی یعنی  
 میل جغرافی لکھی جاتی ہے مطابقت میل پیمائشی وغیرہ کے معلوم ہوگی +

لیکن واضح ہے کہ اس جدول میں میل جغرافی مطابق خانہ سوم سطر آخر کے  
 از روے ۷۰ میل کے لکھا ہے لیکن جو بعض میں کچھ کسر بھی زیادہ ہے  
 اس واسطے اب جو ایکٹر کے میل جغرافی بتاتے ہیں تب ان کے لئے ۶۹ قسمت  
 کرتے ہیں جس طرح قسمت میل جغرافی ہوتا ہے +

[illegible]

فصل نہم تعداد جوت سالانہ کے پانچین  
یہ قاعدہ ہی حسابی دریافت کرنے کا کہ ہر جگہ ایک ہل سال تمام میں کتنے  
جوت ہو سکتی ہی اور ایک پیر چاہ سے کس قدر آب باشی ہوتی ہی اس قاعدہ  
بہ نسبت دیہا پر گیدہ مصطفیٰ آباد ضلع میں پوری کے مین نے نکال دی یہ قاعدہ عام  
ہو سکتا ہی دریافت تعداد ہر جگہ کیو سب سے جب چند باوان کی معلوم ہو جائیں  
تو یہ کہ جیسے پل یا اونٹ اوس دس دس ہل میں چلتے مین اوسط کا درجہ روز پیل اور  
اونٹ کس وقت سے کس وقت تک منزل میں بار لیکر چلا کرتے مین اور اوسط  
تعداد سیلون کی روز چلنے کی قدر ہی +

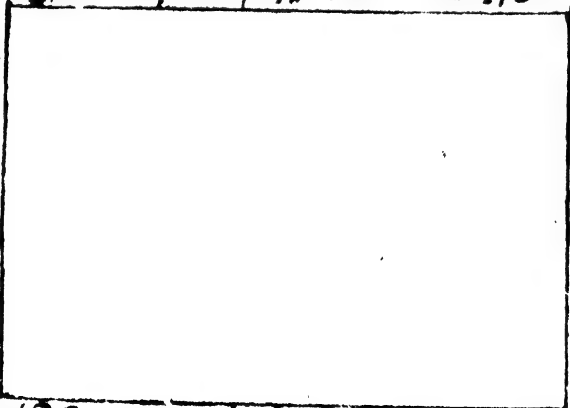
دوسری قسم زمین دہان کی دریافت ہو کہ چکنوٹ یا دوسرے پار گئی  
کسو اسطے کہ طی مسافت ہر ایک قسم کی علیی ہوگی + تیسرے وقت ہر جگہ  
اوس دس مین دستور ہل چلا کا ہر روز کس وقت سے کس وقت تک ہی +  
چوتھے دریافت ہو جا سے یہ بات کہ اوس دس مین دستور جو نشے بونے کا  
کون سے ایام سے کون سے ایام تک ہی اور ربیع اور خریف کو کے مرتبہ جوت  
کرتے مین دستور ہر ایک جگہ کے بہت جلد اور صحت سے معلوم ہو سکتے  
ہیں جب یہ دستور معلوم ہو گئے تو دریافت اور صحت تعداد جوت سالانہ  
بر مان ہندسہ سے ثابت ہو جائی گی جب تعداد جوت فی ہل سال ہر کی معلوم  
ہوگی تو خوب نتیجے اسے مرتب ہوں گے خصوصاً تشخیص بندوبست واسطے ایک  
اچھا طریقہ دریافت تعداد کا کسی ہی اور وقت بے تردی موضع ہی سبب  
بے تردی دریافت ہو جا کا اور بہت سے امر کے واسطے نتیجہ بہتر بخشہ گا اور

خام تحصیل کے وقت بہت سا فائدہ ہو گا۔ قاعدہ مثال کے واسطے لکھا جاتا  
 ہے جو برگہ مصطفیٰ آباد کی نسبت نکالا گیا ہے۔ پہلے دریافت کرنا جائز ہے  
 یہ بات کہ جریب سرکاری جس سے پیمائش ہوئی ہے اسے درعہ الہی کہتے  
 ہیں جس کے مربع کے ۳۶۰۰ درعہ ہوتے ہیں یہ درعہ مکہ ریختہ بیگہ کے  
 ہونے کو بیگہ اسکا تھا لی یعنی ۱۲۰۰ درعہ مکہ چاہئے یہ حاصل  
 ہوتا ہے ۳۵ درعہ کو ۳۵ درعہ میں ضرب دینے سے اس واسطے  
 جریب خام کا طول ۳۵ درعہ کا ہوا اور دیکھئے سے اور ناپنے سے  
 معلوم ہوا کہ ایک درعہ الہی کے عرض میں پانچ گوند یعنی نشان  
 شکار بل کہ ہوتے ہیں تو میں نے قرار دیا کہ ایک کیٹ کی شکل کہ بموجب  
 بیت مصر و نخت عرض میں ایک جریب خام یعنی ۳۵ درعہ الہی جس میں شکار  
 بل کے ۵۷ ہونے اور طول میں اڑھائی جریب خام یعنی ۷۰ درعہ الہی تو اصل  
 القرب گوند کل عرض کا درعہ طول میں <sup>۱۵۳۱۲</sup> درعہ الہی ہونے یعنی ایک جریب عرض  
 اڑھائی جریب طول کی جوت از رو سے حساب مذکور خط راست حاصل ہوا فقیر  
 مرقوم اب معلوم کرنا چاہتا کہ درعہ الہی شصت چھ ہیں درعہ دوستی یعنی با  
 الکریری جو مروج ہیں پچودیل میں ایسے ہی آٹھ حصے ہیں تو درعہ الہی کے درعہ دوستی  
 اسی طرح ہوتے ہیں کہ درعہ الہی کو سات حصے زیادہ کر کے آٹھ حصے کرنا  
 تو ۱۵۳۱۲ درعہ الہی کے ۳۳۹۸ درعہ دوستی ہونے اسی کو ۱۶۶  
 درعہ میل پر قسمت کیا تو خارج قسمت یکم آٹھ میل ہو تو معلوم ہوا کہ اڑھائی  
 خام جو روز ایک بل سے جوت ہونے تو یکم میل کی مسافت ملے

ہوئی اور یہی تعداد ہی بلون بارتش کے چلنے کی اس میں ہر قدم  
 جوت ہر روزہ ایام جوت بر لحاظ کرے جاگی جہان پلکہ جرمی بوسہ جند بگناہ  
 کا ہی اب معلوم کرنا چاہئے کہ ایام جوت سادہ سی لغایت آخر کا ملک با سچ نہیں  
 آیا ۱۰ روز ہوتے ہیں زمانی ہنگہ روز کے حساب سے ماضی کے کل جوت ہوئی  
 بس جو کہ خریف کو جبار مرتبہ جوت کرتے ہیں اور بیچ کو پیش مرتبہ اس  
 حساب سے نمونہ جبار مرتبہ جوت کرتے ہیں حساب سے ماضی کے ہوئے اور ماضی کے  
 مرتبہ جوت کرتے ہیں حساب سے ماضی کے ہوئے کل ماضی کے جوت تعداد ہی  
 سالانہ کی ہو گئی زیادتی ایک دو ہنگہ کے قابل لحاظ نہیں ہے +  
 واضح ہو کہ بیچ جو عکس کر لکھی ہی وہ اس سب سے ہی کہ قاعدہ  
 آبپاشی سے سیکر ہو سکتی ہے +  
**مثال خط رست کے دریافت کرنیکی**

طول کہیت کا زمانی جریہ نام فی جریہ ص ۵۰۰ و علی کل

درو علی و من کہیت کہ جریہ نام فی جریہ ص ۵۰۰



۱۵۰۰ سال کا وقت کہیت کہ جریہ نام فی جریہ ص ۵۰۰

۱۵۰۰ سال کا وقت کہیت کہ جریہ نام فی جریہ ص ۵۰۰

## ۸۵ فصل دہم آبپاشی کے بیان میں

قاعدہ تعداد آبپاشی سال بہر کا ۱۲ اس تعداد کے دریافت کرنے کے واسطے  
بہر بات جائے کہ پہلے معلوم ہو جائے کہ ریح کی فصل میں جو اور گندم کو  
اس دس میں کے مرتبہ بانی سے سینچتے ہیں اور چھ ایک مرتبہ بانی دس  
لے میں دوسرا بانی کے روز کے پیچھے دیتے ہیں اور کام بانی دینے کا کہ  
شروع اور کتب تک تمام ہوتا ہی اور برت یعنی رشتی جس سے بانی نکالتے ہیں  
کے گز کی ہوتی ہے چنانچہ مطابق رواج اس برگنہ کے ان باتوں پر  
خیال کر کے تعداد آبپاشی ہر روز کی اور سال بہر کی دلیل حسابی سے کالی  
جانی ہے جہاں اوپر کی باتوں میں چھ فرق ہو گا یہی تعداد آبپاشی  
سال بہر میں فرق ہو جائیگا یہ تین مات سے استخراج ہو گا موصوفیٰ ذیل

پہلی مد حساب آبپاشی روزانہ کا ہی +

تعداد برت مطابق رواج اس برگنہ کے ۱۲ درعہ دو دسنی ہے طول آمد و رفت  
دونوں طرف کی سطح زمین پر جب کو نہی کوئی کہتے ہیں ۲۴ درعہ سلون  
کی مسافت روزانہ بقدر ۸ میل کے جس کے ۱۴۰۰۰ درعہ ہوئی اس کو ۴۲۰۰  
پر کہ جیسے ایک مرتبہ قول نکلتا ہی قسمت کیا تو ۸۰۰ خارج قسمت ہوئی اس  
معلوم ہوا کہ دن بہر میں ۸۰۰ قول کو بے سے نکل سکتے ہیں فقط +

دوسری مدح حساب سطح پیمانہ آب کا جو بالفعل تیار ہی ہر ایک سرشت مال میں  
بموجب حکم ماجہان صدر بورو کے

قطر زیرین	محیط زیرین	سطح زیرین	ارتفاع پیمانہ	حاصل الضرب
پیمانہ بارش	پیمانہ	اوسکی ضرب پیمانہ	بارش	سطح کا ارتفاع
۲ گز	۴ گز	۳ گز مکسر	۴ گز	۷۸ گز مکعب

یعنی ایک چوتھ پیمانہ آب سے جو کس بہرہ ہو وہ ۷۸ گز مکعب یا سطح زمین ۷۸ گز  
مکسر تر ہو سکتی ہی

تیسری مدح حساب تر مونے زمین کا روز روز کی آبپاشی سے

فی ہر چیرمی از رو کپیو د	فی پیمانہ بارش جو تر ہوتا ہی	حاصل الضرب ۱۱ پیمانہ
کے ہوا	بموجب حساب بالا	

۱۱ پیمانہ آبپاشی	۷۸ گز مکسر	۵۲۸
------------------	------------	-----

تصفیف

مضروب ۲۶۷

مضروب فیہ ۵۸۴ ڈول دن بہر کے

حاصل الضرب گز مکسر

باستخفاظ دو گز ۱۵۷۹۴۸

تصریح قاعدہ کی

ایک ڈول گیارہ پیمانہ آب سے ۵۲۸ گز کا سطح زمین بموجب قاعدہ کے تر ہوا

اب انحفاظ بانی کا یعنی دہسنا اور سکا کھیت کی زمین میں قسم مٹی پر موقوف ہی  
 لیکن دوست اراضی میں اگر وہ کا انحفاظ کافی سمجھ کر حاصل ضرب کو تصفیہ  
 کر لیا تو ۲۶۴۷ ہوا اسکو تعداد دول کل روز میں کہ بقدر ۵۸۷ ہے ضرب  
 دیا تو حاصل الضرب ہوا ۱۱۵۴۹۶۸۱ اب معلوم ہوا کہ دن بہر کی آبپاشی  
 سے اسقدر گرہ مکمل انحفاظ دو گرہ تر ہوتی ہیں اسپر قیمت کیا ۳۱۲۶۰۰  
 گرہ بیگمہ خام کو تو خارج قسمت قریب ۱۱ البسوہ کے ہولی ثابت ہوا کہ دن  
 بہر میں ۱۱ البسوہ خام ایک ہر سے تر ہو سکتے ہیں یہ حال اس بر گنہ کا  
 پہلے کہ جو ایک مرتبہ بانی سب کھیت کو دے لین تو اعتدال کے سال میں  
 ۲۰ دن کے بعد بانی دینے کی حاجت ہوتی ہی جو سال خشکی کا ہو تو  
 چند روز دن کے بعد بانی دینے کی حاجت ہوتی ہی اسی طرح سے جو ہر یعنی  
 جو کو تین بانی اور گندم کو چار بانی دیئے جاتے ہیں بانی دینے کا کام نصف  
 اکھن سے آخر پہاگن تک تمام ہو جاتا ہی یہ ایام آبپاشی سو مہینے ہوئے  
 تو ۱۰ البسوہ روز کے حساب سے کل تعداد آبپاشی سو مہینے کی ہوئی  
 صکہ خام کہ جسکا چارم ہے کہ پختہ ہوا چار دفع بانی دینے کے  
 حساب سے ۴۰ ان دونوں قاعدوں معلوم ہو گیا تعداد جو ت  
 سالانہ معہ تفصیل خریف اور ربیع کس واسطے کہ واضح ہی کہ اس دس  
 ربیع بلا آبپاشی نہیں ہو سکتی ہی اور آبپاشی جسقدر حساب ممکن ہے  
 وہ ہی تعداد ربیع ہو سکتی ہی اب دریافت ریت اراضی بر گنہ اور موضع  
 انکاسی اسکی سہل طریقہ نکل سکتی ہی وہ نرخہ علیحدہ حساب ہو گا نہ بطور حساب عام



ہو واسطے لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے + واضح ہو کہ بعض صاحبان ذی فہم  
 فرمایش کے ہیں کہ اب نکلنا بانی کا از رو سے وزن معلوم ہو جا کہ کس قدر وزن  
 کا بانی کس قدر قوت سے نکل سکتا ہے اور از روی وزن کس قدر بانی سے کس قدر  
 زمین تر ہو سکتی ہے تاکہ صرف نکلنے بانی کا از روی کل اور آلات صنعی کے  
 اور محاصل ہب پاشی کا دریافت ہو بعد اسکے در صورت فائدہ ایک کل  
 صنعی واسطے نکالنے بانی کے بلا اعانت سوشی درست کیجا سے

چیسے ولایت انگلشیہ میں ہے ہو واسطے میں اب

درستی اوبکے حساب میں مصروف ہوں +

انشاء اللہ تعالیٰ اگر وہ حساب درست

ہو گیا تو متعاقب وہ بھی

بہو ایا جا کا فقط

تمام شد



















